وقال الله تعالیٰ ان الدین عند الله الاسلام



در مطبع صدیقی واقع [illegible] طبع گردید



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس اُس حق تبارک و تعالی کے کہ اوسنے اپنے کمال فضل و عنایت سے ہمکو
اسلام کی دکھلائی اور مسلمان بنایا اور بشرط ادائے حقوق اسلام کے وعدہ وصول انعام
بہشت برین کا کیا اور دخول دوزخ سے بچایا اور درود و سلام اُس نبی برحق اور شفیع
مطلق حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ہمکو اُس جناب ممدوح کے وسیلہ سے
حقیقت دین اسلام کی معلوم ہوئی اور حقوق اللہ اور حقوق العباد پر اطلاع اور وقوف
پایا اور رحمت و برکت اوپر آل و اصحاب آنحضرت صلعم کے کہ انہوں نے بسعی بازو اپنی
کے سنت نبوی کو تا بروز قیامت زندہ اور جاری کر کے رسوم کفر اور آئین ضلالت کو
اٹھایا [illegible] امیدوار رحمت یزدانی محمد سعد الدین عثمانی بیان کرتا ہی

کہ بعضی اعزہ و احباب اور اجلۂ اولو الالباب حق تعالی انکو دنیا مین خوش اور محفوظ رکہی
اور عقبی مین درجات عالیہ کو پونہچا دی اس گنہگار سی باعث اور موکد ہوئے کہ نسخۂ
حقیقۃ الاسلام تالیف فرید عصر وحید دہر زیب آرای مسند قضا زینت افزای ملت بیضا حامی
دین محمد عربی قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ کا حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بیان مین
کمال موجز اور مختصر اور واسطی تعلیم عوام کے بہت بہتر ہی اگر اسکا ترجمہ زبان اردو
مین موافق محاورہ اس ملک کے لکہہ جاوی تو ہر ایک اوسکی پڑہنی اور سننی سی توفیق عمل کی پاکر
ادای حقوق اسلام پر سعی کری اور ہم تم بہی ثواب پاوین کہ الدال علی الخیر کفاعلہ مشہور ہے
ہر چند کہ یہ قلیل البضاعۃ لیاقت بجالانی ایسی امر اہم کی نرکہتا تہا لیکن آزردگی اور دلشکنی بزرگون
دوستونکی طریقۂ اسلام سی دور جانکر بجز امتثال امر کے کچھ علاج ندیکہا ناچار نظر اوپر ارادہ
اور توفیق حضرت باری عز اسمہ کے کرکے ترجمہ اوس کتاب مستطاب کا شہر ذیحجہ سنہ ۱۲۵۳ ہجریہ مقدسہ
مین بغیر لحاظ تقدیم و تاخیر الفاظ عبارت عربی و فارسی کے اردو زبان مین بطور خلاصہ لکہنا
شروع کیا اور نام اسکا تحقیق الحقوق رکہا چنانچہ بعونہ تعالی شانہ کے چند روز مین لکہکر
ان صاحبون کی خدمت مین حاضر کیا الحمد للہ والمنۃ کہ ان دوستان باصفا نے پسند خاطر
عاطر کا فرماکر حظ وافر اوٹہایا یا ارحم الراحمین اپنی عنایت و رحمت سے اسکے پڑہنے
اور سننی والون کو ایسی توفیق دے کہ اسکے مطالب کو دریافت کرکے بدل و جان
عمل کرین اور ہمیشہ حقوق اور ذی حق پہچانکر ادا کرتے رہین اور اوسکو خلاف سنی کہین تو قیامت کے

وین عذاب سے نجات پاوین اور بلا حساب وکتاب بہشت برین مین پہونچین اور حق
تعالی اس کتاب کو اور لوگونکے اسپر عمل کرنیکو وسیلہ نجات دینی و دنیوی مجھ عاصی
بدکردار کا فرمادے آمین ثم آمین ﷺ احب الصالحین ولست منہم + لعل اللہ یرزقنی صلاحا +

آغاز ترجمہ کتاب حقیقۃ الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین اے طالب علم اسلام کامل کے یقین دل سے معلوم کر کہ
اسلام کامل اسکو کہتے ہین کہ تو بقدر طاقت خود ہر ایک حقدار کا حق ہمیشہ پورا
ادا کرتا رہے کسی نوع کا قصور وفتور اوسمین نہ آوے اور راہ نہ پاوے سو پہلی قسم سب
حقوق مین حق حق جل وعلا شانہ کا ہے پس لازم ہے کہ تو سب سے پہلے حق اسکا ادا کرتا
رہے اسواسطے کہ وجود اور جو چیزین کہ تابع وجود کے ہین بخشش و عنایت اوسیکی ہے کوئی اسکا
سہیم اور شریک نہین جو کوئی دم کہ نیچے کو جاتا ہے زندگی کے بڑہنے کا سبب ہے اور جب اوپر کو آتا ہے
طبیعت کو خوشی اور تازگی بخشتا ہے پس ایک یکدم مین دو نعمتین حاصل ہوتی ہین اور ہر ایک نعمت
پر ایک شکر ادا کرنا واجب ہے پس [illegible] از دست و زبان کہ برآید + کز عہدہ شکرش بدر آید + پہر ظاہر
یہہ بات ہے کہ اگر تجکو حق تعالی کی کسی نعمت کے ادا کرنے کی توفیق حاصل ہو خواہ زبان سے خواہ ہاتھہ
پانوسے خواہ دل سے تو زبان اور ہاتھہ پانون اور دل اور توفیق شکر کی یہہ سب حق تعالی کی بخشش
اور اوسیکی نعمتین ہین پس ہر ایک شکر پر بھی کئی شکر لازم ہوتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ بندہ کو

اللہ تعالیٰ کے شکر کے ذمہ اور عہدہ سے باہر ہونا محال اور موجب تسلسل کا ہے چنانچہ اللہ
خود فرماتا ہے کہ اگر تم شمار کرو اللہ کی نعمتیں ہرگز احاطہ اور شمار نکر سکو گے تحقیق اللہ
غفور رحیم ہے یعنی بخشنے والا مہربان ہے غفور رحیم کے لفظ میں اسبات کی طرف اشارہ
ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے بندوں پر وہ تکلیف نہیں رکھی جو انکی طاقت سے باہر ہو اور اوسکی
اٹھانے سے عاجز ہوں اسواسطے جو پرلے درجہ کا حق ادا شکر کا ہے سو معاف کیا
اور بقدر طاقت اور وسعت کے شکر کا ادا کرنا واجب فرمایا جو شخص بقدر طاقت
بشری کے حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اسکو حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شکور کہا ہے
یعنی بڑا شکر گذار چنانچہ حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام کے حق میں فرمایا کہ نوح
بڑا شکر گذار بندہ تھا اب جو کوئی مقدور پاکر ادائے شکر میں قصور اور کوتاہی کرے
وہ بڑا ظالم اور نہایت ناشکر ہے کہ اسقدر بے انتہا نعمتیں ایسے منعم کی پاکر ادائے
شکر ادا نکیا اور اپنے مقدور سے بھی قاصر ہوا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر تم شمار کرو نعمتیں خدا کی
تو سب نعمتوں کا احاطہ نکر سکو گے مقرر آدمی یعنی اکثر لوگ بیشک بڑے ظالم اور
نہایت ناشکر ہیں خدا کی نعمتوں کے پس جسقدر شکر کہ بندوں سے مطلوب ہے وہ یہ ہے
کہ بندے حق تعالیٰ کو اوسکی صفات کمال کے ساتھ موافق نفس الامر کے بقدر اپنی طاقت
کے پہچانیں اور مطابق اوسکے حکم کے عقیدہ رکھنا اور خوے نیک اور عمل صالح بجالاتے رہیں

سے بالخصوص جو کچہ کہ اوسنے بندونکے ذمہ پر احکام واجب کئی ہین اونکو اچہی طرح ادا
کرتے ہین اور جو چیزین کہ کرده اور بری ہین اونسی بچتے ہین اور دور بہاگین اور حق
تعالی کی مرضی اور خواہش کو اپنی اور سارے جہان کی خواہش پر مقدم کہین تو بروز علمت
نفس ما قدمت واخرت کے شرمندہ اور خجل ہوون یعنی قیامت کے دن ہر کوئی جانیگا کہ کس
چیز کو آگی رکہا اور کس چیز کو پیچہی رکہا نفس کی خواہش کو حق تعالی کی رضامندی پر یا حق تعالی
کی مرضی کو نفس کی خواہش پر اللہ تعالی نے فرمایا کہ تو کہہ ای رسول اگر تمہاری ماں باپ اور
تمہاری بیٹے اور تمہاری بہائی اور تمہاری جوروین اور تمہاری کنبہ والے اور تمہاری
مال جو تمنی کمائی ہین اور سوداگری کہ تم اوسکی منفعت کی جاتے رہنی سی ڈرتے ہو اور رہنے
کے مکان جو تمہاری دلکو پسند آئی ہین بہت دوست ہو وین تمہاری نزدیک خدا سے اور
رسول سے اور جہاد اور کوشش کرنیسی خدا کی راہ مین تو منتظر رہو اللہ کے حکم اور عذاب کے
آنیکے دنیا مین یا آخرت مین فائدہ مسلمانکو چاہیے کہ جسکو دوست رکہی تو خدا کیواسطی اور جسکو
دشمن رکہی تو خدا کیواسطی اور جسکو کچہہ دے تو خدا کیواسطی اور نہ دے تو خدا کیواسطی اور اگر کوئی لقمہ اپنی موئنہ
مین یا جورو لڑکون کے منہ مین رکہی تو اس نیت سی رکہی کہ حقتعالی نے مجہپر واجب کیا ہے
چنانچہ ابوداود نی ابا امامہ سے اور ترمذی نی معاذ سی روایت کیا ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا جو شخص کسیکو دوست رکہی خدا کیواسطی اور دشمن رکہی خدا کیواسطی اور دے خدا کیواسطی

اور نہ ہی صدقہ کیواسطے تو مقرر اُس شخص نے اپنے اپنا کو پورا کیا اور بخاری و مسلم نے ابن مسعود
سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان عبادت کے نیت سے اپنی جورو
لڑکوں پر کچھ خرچ کرتا ہے تو اسکو ثواب صدقے کا ملتا ہے **فصل** جاننا چاہیے کہ پہچاننا اللہ تعالیٰ کی ذات
و صفات اور مرضیات و مکروہات کا بلا واسطہ اور بغیر وسیلہ پیغمبروں کے ممکن نہیں اور صرف عقل سے
کام نہیں چلتا اسواسطے ایمان لانا ساتھ کتابوں اور رسولوں کے اور جو کچھ کہ انبیا علیہم السلام
حق تعالیٰ کے پاس سے لائے ہیں اور خبر دی ہے ایمان باللہ میں داخل ہے بخاری اور مسلم نے
لکھا کہ ابن عباس رض نے بیان کیا کہ آنحضرت صلعم نے فرستادگان قبیلہ عبد القیس سے پوچھا
کہ تم جانتے ہو ایمان باللہ کیا چیز ہے انھوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتے
ہیں آپنے فرمایا گواہی دینا اللہ کی وحدانیت پر اور محمد کی رسالت پر اور جاننا چاہئے کہ اطاعت
اور فرمانبرداری رسول اللہ صلعم کی بعینہ اطاعت و فرمانبرداری حق جل شانہ کی ہے چنانچہ
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے رسول اللہ کی فرمانبرداری کی بیشک اللہ تعالیٰ
کی اطاعت بجا لایا اور محبت رسول اللہ صلعم کی وہی محبت حق تعالیٰ کی ہے بخاری و مسلم نے روایت
کیا کہ انس رض نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص اپنے باپ اور بیٹے سے اور سب آدمیوں
سے مجکو زیادہ دوست نرکہے اسکا ایمان صحیح نہیں اس سے ثابت ہوا کہ جیسے ادا کرنا حق اللہ
تعالیٰ کا طاقت بشری سے باہر ہے ویسی ہی ادا کرنا حق رسول اللہ صلعم کا لیاقت انسانی

سے خارج ہو لیکن غرض یہ ہے کہ حتی المقدور قصور نکرے اور بقدر طاقت بجالاتا رہے اور
پہچان اسکی یہ ہے کہ جس کام کے کرنیکو فرمایا سو بخوشی خاطر دل لگاکر بغیر کمی و زیادتی
کے کرنا اور جس سے منع کیا اوسکو برا جانکر دور بھاگنا اور اونکی روح مقدس مطہر پر درود
وسلام کی کثرت کرے اور اونکے آل و اصحاب سے محبت رکھے **فصل** اب جاننا چاہیے کہ جیسا
پہچاننا ذات و صفات اور مرضی نامرضی حق تعالی کا بوسیلہ پیغمبر صاحب صلعم کے انکی آل و اصحاب
رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوا اور میسر آیا ویسا ہی ہمکو توسل آل و اصحاب آنحضرت صلعم کے پہونچا
علی الخصوص بہی بذریعہ خلفاء راشدین کے دین اسلام نے قوت اور رونق پائی اور اقوال و
افعال پیغمبر صاحب صلعم کے جو بعض اصحاب کو معلوم تھے اور اکثر کو معلوم نہ تھے سو کد و کاوش
خلفاء راشدین کے وقت سے جہانمین منتشر اور مشہور ہوئے اور مسائل مختلف فیہ مجمع علیہ ہوگئے
اسواسطے کہ ہر مسئلہ مین اصحاب کو جمع کرکے خوب چہانکر تحقیق کو پونہچا کے رواج دیتے تھے
اور ظاہر کرتے تھے پس ادا کرنا حقوق صحابہ و اہل بیت علیہم الرضوان کا عین ادا کرنا حق رسول اللہ
صلعم کا ہے اور محبت اور اطاعت انکی ہو بہو محبت اور اطاعت آنحضرت صلعم کی ہے چنانچہ ترمذی نے
عبد اللہ بن مغفل سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جس شخص نے میرے اصحاب کو دوست
رکہا سو بلحاظ میری دوستی کے انکو دوست رکہا اور جسنے انکو دشمن رکہا سو میری دشمنی کے
سبب سے انکو دشمن رکہا اور جسنے انکو ایذا دی سو بیشک اسنے مجکو ایذا دی اور جس نے

مجکو ایذا دی سو بتحقیق اُسنے اللہ کو ایذا دی اور مسلم اور ترمذی نے حذیفہ سے روایت کی ہی

کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا بعد میرے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی پیروی کیجیو اور بعد میرے خلیفہ

ہو وینگے اور فرمایا کہ انپر او پر لازم جانو اور عمل کرو بعد میرے میرے طریق پر اور خلفاء راشدین

کے طریق پر جو میرے بعد ہو وینگے اور طبرانی اور حاکم نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ پیغمبر صاحب

صلعم نے فرمایا کہ مین علم کا شہر ہون اور علیؓ اُسکا دروازہ ہی اور احمد و طبرانی نے زید بن ثابت

وغیرہ سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا مین تمہارے درمیان مین اپنے بعد دو وسیلے مضبوط

چہوڑتا ہون ایک کلام اللہ اور دوسرا اپنی عترت یعنی اولاد جگر گوشہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور

فرمایا کہ سیکہو نصف علم اس حمیرا سے یعنی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور رزین نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا کہ

پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا میرے اصحاب تارونکی مانند ہین اونمین سے جس صحابی کے ساتھ پیروی

کروگے سیدھی راہ پاؤگے اس مضمونکی حدیثین اور بھی بہت ہین **فصل** جیسا کہ حق اصحاب

اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کا حق تعالی کے اور رسول اللہ صلعم کے حق مین داخل ہی ویسا

ہی حق علماء محدثین اور فقہاء مجتہدین اور مصنفان کتب دین اور استادان علوم ظاہر

پیران علوم باطن کا بیچ رنگ اہل بیت و اصحاب کے داخل ادای حقوق خدا اور رسول خدا صلعم کے

ہی کیونکہ یہہ لوگ وارث پیغمبرونکے اور اوٹھانیوالے علم دین کے ہین اصحاب سنن نے بشیر

بن قیس سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا مقرر او رفی الحقیقت عالم لوگ وارثان انبیا

ہین اور بے شک انبیا علیہم السلام کوئی درم اور دینار نہین چھوڑ گئے بلکہ انھون نے
علم کے سوای کچھ نہین چھوڑا اور ترمذی نے ابی امامہ سے اور دارمی نے مکحول سے اور
حسن نے روایت کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا بزرگی عالم کی عابد پر ایسی ہی جیسی میرے
بزرگی ادنی مسلمان پر پھر آپ نے یہہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا
یعنے بندونمین جو لوگ کہ عالم ہین وہی خدا سے ڈرتے ہین اور یہہ بھی آنحضرت صلعم نے
فرمایا ہی کہ مجکو اللہ تعالی نے صرف تعلیم ہی کیواسطے بھیجا ہی اور بیہقی نے لکھا ہی کہ
انس نے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نی فرمایا کہ اللہ تعالے بہت بڑا جواد ہی اور آدمیون
مین مین بڑا جواد ہون اور میرے بعد وہ بڑا جواد ہی کہ اوسنے علم پڑہکر لوگونکو سکھلایا
اور جہا نمین پھیلایا وہ شخص قیامت کے دن ایک گروہ اور امت علحدہ ہوکر آویگا یعنی ہرچند
کہ وہ خود امتی ہی نبی نہین کہ اسکی ساتھ امت ہو لیکن جماعت شاگردونکی مثل امت
کے اسکے ساتھ ہوگی اور ذہبی نے عمران بن حصین سی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا قیامت کے دن عالمونکی روشنائی اور شہیدون کا خون میزان مین کہینگی پہر عالمون
کی سیاہی شہیدونکے خون پر غالب ہوگی علما اور اولیا کی اطاعت اور فرمانبرداری
اطاعت و فرمانبرداری خدا اور رسول اللہ صلعم کی ہی اور محبت انکی محبت آنکی اللہ تعالے
نے فرمایا ہی کہ خدا کی فرمانبرداری کرو اور خدا کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو لوگ

کہ خدا کا حکم بندونکو پرپہنچاتے ہین آنکی فرمانبرداری کرو یعنی عالمون کی پیغمبر صلعم
اور اونکے آل و اصحاب اور ظاہر باطن کے علما سب اللہ تعالی کے بندے ہین ہرچند کہ حق
انکا بندون کے حق مین داخل ہے لیکن فی الحقیقۃ اللہ تعالی کے حق مین ملا ہوا ہی اسواسطے
کہ اگر انبیا اور علما علیہم الصلوات والرضوان کو اللہ تعالی پیدا نکرتا تو نہ کوئی خدا کو پہچانتا
اور نہ کوئی آسکا حق ادا کرتا پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کہ اگر ہدایت خدا یتعالی کی نہوتی نبیسے
اللہ تعالی کتابین اُتارتا اور رسولونکو نہ بہیجتا تو کوئی شخص ہدایت نپاتا اور نہ کوئی زکوۃ
دیتا نہ نماز پڑہتا یہہ لوگ انبیا اور اولیا حق تعالی کی ذکر اور یاد مین مشغول اور غرق
ہین اونکی دیکہنے سے حق تعالی یاد آتا ہی دوستی اونکی خدا کی دوستی اور دشمنی انکی خدا کے
دشمنی ہی چنانچہ حدیث قدسی مین وارد ہی بغوی نے لکہا ہی کہ اللہ نے فرمایا ہی میرے بندونمین میرے
اولیا وہ ہین کہ جہان میرا ذکر ہوتا ہی وہان انکا ذکر ہوتا ہی جہان اونکا ذکر ہوتا ہے
وہان میرا ذکر ہوتا ہی اور بخاری نے ابوہریرہؓ سے نقل کیا ہی کہ یہہ بہی حدیث قدسی
مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا جو شخص میرے کسی ولی کے ساتہہ دشمنی کریگا مین اُسکو
خبردار کرتا ہون کہ میرے ساتہہ وہ شخص لڑے اور اسطرح حدیث نبوی مین بہی آیا ہی
قسم دوم در حقوق عباد حقوق العباد مین حق اُن لوگون کا ہی جو مظہر بعض
حقوق اللہ کی ہین اور ظاہر ایجاد و پرورش مین یا روزی وغیرہ کی پونہچانے مین

واسطے اونکے سبب پڑی ہین جیسی ماں باپ اور دادی دادا سو جو لوگ کہ ظاہر مین انسے
انکے واسطے سی پرورش کہہ دتا ہی یا روزی پونہچتا ہی یا کسی طرحکی نعمت یا راحت یا عزت
یا کوئی اور منفعت انکے ہاتھہ سی ملتا ہی شکر انکا بھی واجب ہی مسلم و ترمذی نے ابی سعید خدری
سی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص آدمیونکا شکر نہ ادا کری اوسنے خدا کا شکر
نہ ادا کیا **فصل** ان سب حقوق مین پہلا اور سب سے زیادہ حق ماں باپکا ہی اللہ تعالی نے
فرمایا ہی کہ مین نے انسان کو حکم کیا اسبات کا کہ نکوئی کری اپنے ماں باپکے ساتھہ جو حق نکوئی کا
کرنیکا ہے ماں نی اسکو سختی پر سختی کے ساتھہ پیٹ مین اٹھایا اور دو برس اسکو دودھ پلایا
شکر کر میرا اور اپنے ماں باپ کا یہہ حکم قران مجید مین کئی جگہہ آیا ہی اور بخاری و مسلم نی
عبداللہ بن عمر رضہ سی روایت کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے اشراک کو اور عقوق کو کبائر مین فرمایا ہے
اشراک کہتی ہین خدا کے ذات یا صفات مین کسیکی شریک کرنیکو اور عقوق کہتے ہین ماں باپ کے
ستانیکو اور نافرمانی کرنیکو - عق کے معنی کاٹنا اور شق کرنا بخلاف بر اور صلہ کے کہ
اوسکی معنی نکوئی کرنا اور ملانا اور احمد نے معاذ بن جبل سی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم
نے دس چیزکی کرنیکو وصیت فرمائی اونمین ایک یہہ فرمایا کہ شریک مت کر خدا کے ساتھہ
کسی چیزکو اگرچہ تجکو مار ڈالین اور جلا دین دوسرا یہہ کہ ماں باپ کی نافرمانی مت کر
اور اونکو ایذا مت دے اگرچہ تجکو حکم دین کہ اپنی جورو اور لڑکون سی اور مال و اسباب

سے جدا ہوجاوے بخاری و مسلم نے ابوہریرہ سے نقل کیا کہ ایک شخص نے پیغمبر صاحب
صلعم سے پوچھا کہ سب سے زیادہ حقدار کون ہی جسکے ساتھہ اچھی طرح گذران کرون اور جسکے
سے پیش آون آپ نے فرمایا تیری مان سب سے زیادہ حقدار ہے پہر اوسنے پوچھا اوسکی بعد کون
ہے حضرت نے فرمایا کہ تیری مان پہر اوسنے عرض کیا کہ پہر اوسکی بعد کون اس لائق ہی
آپنے فرمایا کہ تیری مان اس لائق ہی چوتھی بار پہر اوسنے سوال کیا کہ یا رسول اللہ پہر کون
ہی چوتھی بار کے جواب مین فرمایا تیرا باپ پہر اوسکی بعد اُس سے کمتر پہر اوسکی بعد اُس سے
الغرض یعنی بعد مان باپ کے جیسا جسکا درجا در مرتبہ رشتہ مین کمتر ہے ویسا ہی اُسکا حق
بہی کمتر ہے اور صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ ایکروز پیغمبر صاحب صلعم نے تین بار زبان
مبارک سے فرمایا خاک بہر یو ناک اُس شخص کی یاروں نے عرض کیا یا رسول اللہ کسکی حق مین ہی
ہر آپنے فرمایا جس شخص کے مان باپ دونوں یا ایک اُسکے پاس بوڑہے ہون اور وہ شخص بہشت
سے محروم رہے یعنی اطاعت اور خدمت مان باپ کی ہر وقت سبب دخول بہشت کا ہی خصوص
وقت ضعف و پیری کے کہ اونکی طاقت نشست و برخاست کی موقوف ہی اور یہہ شخص ایسے وقت
مین اونکی فرمانبرداری اور خدمت گذاری نہین کرتا اور بہشت سے محروم رہتا ہے اور
صحیح ترمذی مین ابن عمر رضی سے مروی ہی کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجہہ سے ایک
بڑا گناہ سرزد ہوا ہے سو میری توبہ کیونکر قبول ہو آپنے پوچھا تیری مان زندہ ہی بولا کہ نہین

پھر آپ نے فرمایا تیری کوئی خالہ ہے کہا ہے آپنے فرمایا تو اوسکے ساتھ نیکی کر اور پیغمبر
صاحب صلعم نے فرمایا ہی کہ جو شخص اپنے ماں باپ کے حقوق ادا کرنے مین اللہ تعالی کا فرمانبردار
ہو یعنے اللہ تعالے کی اطاعت کی لحاظ سی ماں باپ کا حق ادا کرے تو اس کیواسطے دو دروازے
بہشت کے کھولیجادین اور جو اکیلی ماں یا اکیلا باپ ہو تو ایک دروازہ کہولا جاوے اور جو شخص
ماں باپ کے حقوق ادا کرنے مین حق تعالے کی نافرمانی کرے تو اوسکے واسطے دو دروازے دوزخ
کے کھولی جادین اور جو ایک ہو تو ایک کہولا جاوے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ اور جو
ماں باپ ظلم کرین آپ نے تین بار فرمایا اگرچہ ماں باپ اوسپر ظلم کرین اور یہہ بھی رسول
اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ جو نیک بیٹا اپنی ماں باپ کیطرف محبت کی نظر سی دیکھتا ہے
تو اللہ تعالے اوسکی واسطی ہر نظر کے بدلے ایسے ایک ایک حج کا ثواب لکھتا ہے
جسمین کوئی گناہ نہوا ہو یعنی وہ حج کہ گناہ سے خالی ہو یاروں نے عرض کیا یا رسول اللہ
اگر ہر روز سو بار دیکھے تو ہر روز سو حج کا ثواب پاوے فرمایا ہان البتہ اللہ بہت بڑا
اور بہت خوب ہی اور یہہ بات اوسکی نزدیک کچھہ مشکل نہین ہی یہہ دونو حدیثین بیہقی نے
ابن عباس سے روایت کی ہین ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد کا ہے
آپ نے پوچھا تیری ماں زندہ ہی عرض کیا زندہ ہی فرمایا تو اوسکی خدمت گزار رہ کہ
بہشت اوسکی قدمون کے نیچے ہی اس حدیث کو بیہقی نے معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے

ترمذی اور ابو داؤد نے ابن عمر رض سے روایت کیا ہے کہ ابن عمر نے کہا یا رسول اللہ
میری ایک جورو ہے کہ مین اوسکو بہت چاہتا ہون اور میرا باپ یعنے عمر اُس سے ناخوش ہے
آپنے فرمایا تو اوسکو طلاق دیدے ابن ماجہ نے ابی امامہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر صاحب
صلعم سے پوچھا کہ ماں باپ کا کیا حق ہے آپنے فرمایا وہ دونو تیری بہشت اور دوزخ ہین یعنی
تو اگر اونکی اطاعت اور خدمت گذاری مین رہیگا بہشت پاویگا نہین تو دوزخی ہوگا ابو داؤد
و ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب سے اور اوسنے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر صاحب صلعم
کی حضور مین آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا باپ چاہتا کہ میرا مال چھین لے آپنے فرمایا تو اور تیرا
مال سب تیرے باپ کا ہے پھر فرمایا کہ اولاد تمہاری تمہاری کمائی کی سب چیزون مین اچھے
کمائی ہے تم کہاؤ اپنی اولاد کی کسب اور کمائی مین سے اب جانتا چاہیے کہ نفقہ ماں باپ اور دادے
دادا کا جو مفلس ہون اگرچہ کمانے کی طاقت رکھتی ہون یا کافر ذمی ہون اُس اولاد پر جو آزاد
اور عاقل و بالغ ہون واجب ہے بشرطیکہ اولاد کو کسب کی قدرت بھی ہو صحیحین مین یعنی بخاری و مسلم
مین اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہے کہ انسنے پیغمبر صاحب صلعم سے پوچھا میری ماں آئی ہے لیکن
کافرہ ہے مین اُس سے ملون اور صلہ رحم کرون فرمایا البتہ تو اوسکی ساتھ صلہ رحم کر
خاطر داری اور رضاجوئی ماں باپ کی اور حکم بجالانا واجب ہے مگر کسی گناہ مین یا ترک فرائض
و واجبات مین اطاعت انکی درست نہین ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رض سے نقل کیا ہے کہ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی حق تعالی کی رضامندی باپ کی رضامندی مین ہی اور ناخوشی
حق تعالی کی باپ کی ناخوشی مین مترجم عفا اللہ کہتا ہی (یہہ حدیثین قدسی مین فی اصل کتاب
مین نہ تھین) اور حدیث قدسی مین آیا ہی ای رسول اللہ جو شخص مان باپکے اطاعت مین ہے
اُس سی تو کہدی کہ تو جو چاہے سو برا کام کر اللہ تعالے تجکو بخشیگا اور جو کوئی
مان باپ کی اطاعت سی باہر ہی اور اونکو ستاتا ہی تو اُس سی کہدی کہ تو جو چاہی سو اچہا
کام کر اللہ تعالے تجکو نہین بخشیگا اور یہہ بھی حدیث قدسی مین وارد ہی کہ اللہ تعالی نے
فرمایا جس شخص سی اُس کے مان باپ خوش ہون تو مین بھی اُس سی خوش ہون اور حق تعالے
نے قرآن شریف مین فرمایا ہی اگر زور دین تیرے مان باپ تجھسو اس بات پر کہ تو شریک ٹھہراوے
میرا اُس چیز کو جسکا تجکو علم اور خبر نہین یعنے تو علم توحید کا رکہتا ہو سو اس بات مین تو اونکی
اطاعت مت کر اور دنیا مین اونکے ساتھ بخوبی صحبت رکہہ اور سلوک دے جسطرح شریعت مین
جائز ہے اور احمد و حاکم نے عمران سی اور حکیم نے عمرو الغفاری سی روایت کیا ہی کہ
پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کسیکے فرمانبرداری نہین حق تعالی کی نافرمانی مین اور صحیحین مین
حضرت علی رضہ سی لکھا ہی کہ فرمانبرداری کسی بندہ کی اللہ تعالی کی نافرمانی مین درست
نہین اور اطاعت اوسی امر مین درست ہی جو شریعت مین درست ہی اور رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہی کہ بڑی بھائی کا حق چہوٹی بھائی پر ایسا ہی جیسا باپ کا حق بیٹے پر ہ

فصل باپ کے حقوق مین یہہ بھی ہی کہ اوسکے دوستون کے ساتھہ دوستی اور نیکی کرے
مسلم نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کمال نکوئی کا وہ ہی کہ
بیٹا اپنے باپ کے پیچھے اوسکے دوستون کی ساتھہ نیکی کرے صلہ اوسکو کہتے ہین کہ جو
چیز سبب ملاپ اور محبت کا ہو جیسے رعایت مالی اور خدمت بدنی اور خوش خلقی اور سے
پیش آوے اور دریغ نکرے فصل کنبہ والون کے حق کے بیانمین اور مان باپ کے حقوق مین
ایک یہہ بھی ہے کہ مان باپ کی اولاد اور اونکے بہائیون اور بہنون سے اور اونکے ساتھہ صلہ
نکوئی کرے یعنی اپنے بھائیون اور بہنون کے ساتھہ اور اونکی اولاد کی ساتھہ اور اپنے
چچون اور پھوپھیون اور ماموون اور خالاؤن کے ساتھہ اور اونکی اولاد کے ساتھہ نکوئی
اور محبت اور ملاپ کرتا رہے لیکن جو اونمین زیادہ قریب ہو اوسکا حق زیادہ جانے اور جو
قرابت مین کمتر ہی اوسکا حق بہ نسبت زیادہ قریب کے کمتر سمجھے حق تعالی نے فرمایا صاحب
قرابت کا حق ادا کر اسیواسطے ہر غنی پر نفقہ ذی رحم محرم کا واجب ہے بشرطیکہ محتاج ہو اور
طاقت کسب کی نرکھتا ہو اور مسلمان بھی ہو فرمایا اللہ تعالی نے وارث پر نفقہ واجب ہے
مثل نفقہ اولاد کی اور جو شخص اپنے ذی رحم محرم کا مالک ہو تو بمجرد مالک ہونیکی وہ ذی رحم
محرم آزاد ہو جاتا ہی یعنی مملوک اور غلام نہین رہتا اگرچہ کافر ہو چنانچہ احمد اور ابوداؤد
اور حاکم نے سمرہ سے روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص اپنی ذی رحم محرم

کا مالک ہو زید ذی رحم محرم آزاد ہی مثلاً ایک شخص کا بھائی کسیکا غلام تھا اُس شخص نے اپنی بھائی کو مالک سی خرید کیا پس بمجرد خرید کرنیکے وہ غلام آزاد ہوگیا اور جمع کرنا دو عورتون ذی رحم محرم کا حرام ہی کہ قطع رحم ہوتا ہی اور قریبون مین جو شخص کہ محرم نہین اگرچہ نفقہ اُسکا واجب نہین پر صلہ اسکا واجب ہی اور قطع رحم کرنا حرام ہی اور نا موافقت اُن سی درست نہین بخاری و مسلم نے بیان کیا ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالی نی مخلوقات کو پیدا کیا پھر جسوقت پیدا کرنے سی فراغت پائی تو رحم نے اُٹھکر اللہ تعالی کا حقوہ پکڑ لیا تو اللہ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہی رحم نے عرض کیا کہ بار خدایا مین کھڑا ہوا ہون پناہ ڈھونڈھتا ہون قطع سے یعنی مین چاہتا ہون کہ کوئی مجکو قطع نکرے اللہ تعالی نے فرمایا کیا تو راضی نہین اس بات پر کہ جو کوئی تجکو وصل کرے مین اوسکی ساتھ وصل کرون اور جو کوئی تجکو قطع کرے مین اوس سے قطع کرون تب رحم بولا کہ مین راضی ہوا اللہ تعالی نے فرمایا مین ایسا ہی کرونگا —

حقوہ کہتی ہین ازار بند کو اور یہان پر بطریق مجاز کے کہا ہے مراد اِس سی یہ ہی کہ رحم نی قطع سی جناب الٰہی مین پناہ ڈھونڈھی عرب کے محاورہ مین بولتی ہین عذت بحقوۃ فلان یعنے فلانیکے ساتھ مین نے پناہ ڈھونڈھی اور ابو داؤد و ترمذی نے اور احمد و حاکم نے عبد الرحمن بن عوف سی اور حاکم نی ابو ہریرہؓ سی بھی روایت کی ہی کہ حدیث قدسی مین آیا ہے مین اللہ ہون اور مین رحمن ہون مینے رحم کو پیدا کیا اور اپنی نام سی نکالا اسو جو کوئی اسکو وصل

کریگا مین اُنکی ساتھہ وصل کرونگا اور جو کوئی اوسکو قطع کریگا مین اُس سی قطع کرونگا اور
بخاری نے ابوہریرہ سی بیان کیا کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کی ساتھہ رحم ایک قربت اور
اتصال رکھتا ہی سو اللہ تعالی نے فرمایا جو کوئی تجکو وصل کری اور ملاوی مین اوسکی ساتھہ وصل
کرون اور جو کوئی تجکو قطع کری مین اُس سی قطع کرون اور صحیحین مین اسی مضمون کی حدیث حضرت
عائشہ صدیقہ رضہ سی بھی منقول ہی اور صحیحین مین جبیر بن مطعم سی مروی ہی کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا
رحم کا قطع کرنیوالا بہشت مین نجاویگا اور بیہقی نے عبد اللہ بن ابی اوفی سی نقل کیا ہی
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جس قوم مین ایک شخص بھی قاطع رحم ہوگا اوس
ساری قوم پر رحمت نازل نہوگی غرضکہ صلہ رحم کے ثواب ہونیمین اور قطع رحم کے حرام ہونے
مین بہت حدیثین وارد ہین اسیواسطی ہر شخص پر واجب ہی کہ نسب اپنا خوب تحقیق کری اور اُس سی
خبردار ہو تاکہ صلہ رحم کرتا رہی اور قطع رحم سی بچی فائدہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ بڑی
بھائی کا حق چھوٹی بھائی پر ایسا ہی جیسا کہ باپ کا بیٹی پر اللہ تعالی نے زمین مین فساد
پھیلانیوالی پر اور قاطع رحم پر لعنت کی ہی اور فرمایا ہی کہ قریب ہی اگر تم روگردانی کرو اور
منہ پھیرو خدا کی حکم سی کہ زمین مین فساد کرو اور اپنی ارحام کو قطع کرو وہی لوگ ہین کہ اللہ
نے اُنپر لعنت کی ہی اور اُنکو بہرا کردیا اور اُنکی آنکھین اندھی کردین کہ حق کو نہ دیکھتی ہین نہ سُنتی
ہین باوجودیکہ یزید پلید مین موجبات لعن و خذلان کی بہت تھی لیکن امام احمد حنبل رحمہ نے

مزدوری نہین مانگتا لیکن میرے اقربا کے ساتھہ تمکو دوستی رکھنا چاہیے اور یہہ بھی
فرمایا کہ ای رسول کہدے ان لوگون سی جو الله تعالی کے بیٹا ثابت کرتے ہین کہ اگر الله تعالی
کے اولاد ہوتی تو پہلے سب سے مین اوسکی عبادت کرتا سو الله تعالی ایسی چیزون سی پاک ہے
اس آیت سی ثابت ہوا کہ جس کسیکے ذمہ پر کسیکا حق ہو تو اوسکی اولاد کے ساتھہ ادا کرے اور
جو سادات اور پیرزادے نہین کوئی فاسق یا کافر یا رافضی یا بدعتی ہو تو چاہیے کہ اوسکو
سمجھاوے اور نصیحت کرتا رہے اور اگر کافر یا رافضی یا خارجی یا بدعتی وغیرہ ہو کہ کفر کو پہنچا ہووے
تو اوسکے ساتھہ دوستی کرنا نچاہیے الله تعالی نے فرمایا ہے ای مسلمانو جن لوگونپر الله تعالی نے
غضب اور غصہ کیا ہے اونکی ساتھہ دوستی مت کرو بیشک وہ لوگ ناامید ہین آخرت سی جیسی ناامید
ہوئی کفار اصحاب قبور سی اور حق تعالی نے حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کی بیٹے کے
حق مین حضرت نوح سی فرمایا کہ وہ تیرا اہل نہین اوسکی عمل بری ہین اور صحیحین مین عمرو بن العاص
سے روایت ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا فلانے شخص کے اولاد میری دوست نہین
میرا دوست تو خدا ہے اور نیکبخت مسلمان لیکن اونکو میری ساتھہ کچھہ قرابت ہے اسباعث سے
اونکے ساتھہ صلہ رحم کرتا ہون اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سادات اور پیرزادے اور اپنے
قرابتی اگر کافر ہون یا رافضی ہون یا خارجی اونکی ساتھہ دوستی نکرنا چاہیے لیکن صلہ اور
احسان سی دریغ نکیجیے الله تعالی نے فرمایا ہے کہ کفار اہل ذمہ پر بھی احسان اونکوی کرنا

مشابہ نہین فصل ماں باپ کے حقوق مین وہ دودہ پلانے والی کا بھی حق بڑا ہی کیونکہ
کہ حق تعالی نے جو لوگ نسب مین حرام کئی ہین وہ رضاع مین بھی حرام کئی ہین اور جیسے کہ دو
بہنون حقیقی نسبی کا نکاح مین جمع کرنا حرام ہی ویسی ہی دو بہنون رضاعی کا بھی جمع کرنا
نکاح مین علما کے نزدیک موجب قطع رحم کا ہو ابوداؤد مین ابوالطفیل سے روایت ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم
اپنے دودہ پلانیوالی کیواسطے اپنی چادر بچھا دی اور اوسپر بٹھایا قسم تیسری حقوق
العباد مین اون لوگون کا حق ہے جو مظہر قہاری اور مالکیت حق تعالی کی ہین جیسے بادشاہ
مسلمان اور امیر مسلمان اور قاضی سو انکا حق رعیت پر ہی اور خاوند کا حق جورو پر اور مالک
کا غلام پر اور لشکر کے سردار کا لشکر کے سب لوگون پر اسواسطے کہ بند و بست ملک کا اور شہر کا اور
گہر کا ایک شخص سے تعلق رکہتا ہی اگر ایک ملک مین دو بادشاہ ہون یا ایک شہر
مین دو امیر یا ایک گہر مین دو مالک تو فساد عظیم برپا ہو فصل رعیت پر اطاعت بادشاہ
کی اور شہر کے امیر کی اور لشکر کے سردار کی واجب ہے بشرطیکہ شرع شریف کے خلاف
حکم نکرین اگرچہ اونکا حکم طبیعت کے خلاف ہو اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ اطاعت کرو خدا
کی اور خدا کے رسول کی اور جو اختیار والے ہین تم مین فائدہ اختیار والے بادشاہ اور قاضی
اور جو کسی کام پر مقرر ہوا اسکی حکم پر چلنا ضرور ہی جبتک کہ خلاف خدا اور رسول کے حکم
نکرے اگر صریح خلاف حکم کرے تو وہ حکم نماننا چاہیئے اور بخاری مسلم نے ابوہریرہ رضہ سے

حدیث کی ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے میری فرمانبرداری کی اوسنے
بے شک اللہ تعالی کی فرمانبرداری کی اور جسنے میرا حکم نمانا اوسنے بیشک اللہ تعالے کا حکم نمانا
اور جسنے امیر کا یعنے اولوا الامر کا حکم مانا اوسنے بیشک میرا حکم مانا اور جسنے امیر کی نافرمانی
کی اوسنے بیشک میری نافرمانی کی بادشاہ تو مسلمانون کی ڈہال ہی مسلمان کفار سے
جہاد کرتے ہین اور بادشاہ کی پناہ ڈہونڈہتے ہین سو اگر بادشاہ نی تقوی اور عدل کے ساتھہ
حکم کیا تو ثواب پاویگا اور جو اسکے خلاف کہیگا تو گنہگار ہوگا اور بخاری نے ام الحصین سے
حدیث نقل کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا حاکم کی بات کو سنو اور حکم مانو اگرچہ تمپر ایسا غلام
حاکم ہو کہ سر اسکا دانہ انگور کی برابر سیاہ اور چہوٹا ہو اور بخاری و مسلم نے ابن عمر رضی سے روایت
کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہی حاکم کا حکم سننا اور اوسپر عمل کرنا ہر مسلمان کو واجب ہی اچھا
لگے یا برا لیکن اگر خلاف شریعت کی حکم دی تو سننا اور عمل کرنا درست نہین اور اسی مضمون کی
حدیث بخاری و مسلم نے حضرت علی رضی سے بہی نقل کی ہی اور بخاری و مسلم نی ابن عباس رضی سے
بیان کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہی جس شخص کو امیر کیطرف سی کچھہ امر مکروہ پہنچے تو چاہیے کہ
صبر کری جو شخص کہ بغاوت کریگا اور مسلمانون کی جماعت سی بقدر ایک بالشت کی جدا ہوگا
اور اسی حالت پر مر جاویگا تو مرنا اسکا مانند مرنے جاہلیت کے ہی اور صحیحین مین ابن مسعود سے
مروی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہی قریب ہے کہ بعد میرے بادشاہ ہون تم سے نفس پروری اور

وہ چیزین دیکھوگے کہ تم اُن چیزونکو ناخوش رکھتے ہو یاروں نے عرضکیا یا رسول
اللہ صلعم کیا فرماتے ہو آپ نے فرمایا کہ انکا حق ادا کرو اور اپنا حق تم اللہ تعالی سی
چاہو اور صحیح مسلم مین وائل ابن حجر سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب نے عرضکیا
یا رسول اللہ اگر حاکم ہم سے اپنا حق مانگین اور ہمارا حق ندین آپنے فرمایا کہ تم اونکے
حکم کو سنکر اطاعت کرو حق تعالی نے جو اونپر واجب کیا ہی سو اونپر واجب ہے یعنی عدالت
اور رعایا پروری اور جو تمپر واجب کیا ہی سو تمپر واجب ہی یعنی اطاعت اور فرمانبرداری
اگر عدالت اور رعایا پروری نکرینگے تو وہ گنہگار ہووینگے تم انکی اطاعت اور فرمانبرداری سے
کا ثواب پاؤگے اور اگر وہ عدالت اور رعایا پروری کرینگے اور تم اونکی اطاعت نکروگی تو وہ
ثواب پاوینگے اور تم گنہگار ہوگے فصل اگر قاضی موافق شریعت کے حکم کری تو لوگونپر واجب ہے
کہ بخوشی خاطر اس حکم کو قبول و منظور کرین اس حکم کو قبول نکرنا یا مکروہ جاننا کفر ہی حق تعالی نے
فرمایا ہی کہ وہ لوگ مسلمان نہین جو تجھکو کسی بات مین حاکم مقرر کرین پہر جو تو حکم کری اور اونکی
مرضی کے خلاف ہو تو اوسکو بخوشی خاطر قبول نکرین ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر قاضی کہی مین نے
حکم کیا کہ فلانے کو تو سنگسار کر یا کہی فلانے کا ہاتھہ کاٹ ڈال یا فلانے کو کوڑے مار تو
حکم بجالانا اوسکا ضرور ہی اور امام ابو المنصور کہتی ہین اگر قاضی عالم اور عادل ہو تو بغیر پوچھے
اوسکی حکم پر عمل کرنا چاہیئے اور جو جاہل اور عادل ہو تو اسکا سبب پوچھے پھر اگر وجہ معقول بیان کری

تو مان لیوی نہین تو عمل نکری اور اگر قاضی جاہل فاسق ہو تو بہی اسکے حکم پر عمل کرے جبتک
کہ اسکے حکم کا سبب نہ دیکہہ لے فصل جاننا چاہیئے کہ حق خاوند کا جورو پر بہت ہی اور اس
مقدمہ مین حدیثین بہت وارد ہین ترمذی اور ابو داؤد وغیرہ نے قیس بن سعد سی اور احمد
نے معاذ اور ابو ہریرہ سے روایت کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا اگر مین حکم کرتا کسیکو کسی دوسرے
کیواسطے سجدہ کرنیکا تو مقرر حکم کرتا مین عورت کو کہ اپنی خاوند کو سجدہ کری اور ترمذی نے
ام سلمہ سی نقل کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو عورت کہ مرجاوے اور اسکا خاوند اس سے
راضی ہو وہ عورت بہشتی ہی اور ابو نعیم نے حلیہ مین انس سی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا جو عورت کہ پانچون وقت کی نماز پڑہی اور رمضان شریف کی روزی رکہی اور پاکدامن
ہو وی اور بری چال سی بچی رہی اور خاوند کا حکم ماننی وہ جس دروازہ سی چاہی اس سے
بہشت مین داخل ہو اور احمد نے حضرت عایشہ صدیقہ رضہ سی بیان کیا ہی کہ رسول اللہ
صلعم نے فرمایا ہی اگر مین کسیکو سجدہ کرنیکا کسی اور کیواسطی حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ
اپنی خاوند کو سجدہ کری اگر خاوند عورت کو حکم کرے کہ کالے پہاڑ کے پتہر سفید پہاڑ
پر اور سفید کے کالے پر ڈالے تو عورت کو چاہیئے کہ ایساہی کری اور ترمذی و ابن ماجہ
نے معاذ سی روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی جو عورت کہ اپنی خاوند کو
ستاتی ہی بہشت کی حورین کہتی ہین اے عورت تجہپر لعنت خدا کی ہو یہ شخص تیرے پاس

چند روز کا مہمان ہے اب جلد تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آویگا فصل غلام و مالک کے
حق میں بخاری و مسلم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا
جو غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اچھی طرح سے حق تعالی کی بندگی ادا کرے
اُس کے واسطے دوہرا ثواب ہے اور بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم
نے فرمایا خوشحال اس غلام کا جو حق تعالی کے عبادت میں اور اپنے مالک کی اطاعت
میں مرجاوے خوشحال اُسکا اور مسلم نے جریر سے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا
جو غلام اپنے مالک کے پاس سے بھاگجاوے اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی اور ایک روایت
میں یون ہے کہ وہ کافر ہوا یعنی اُس غلام نے کفران نعمت کیا اور بیہقی نے جابر رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا تین شخصون کی نماز قبول نہیں ہوتی ایک وہ غلام
جو اپنے مالک کے پاس سے بھاگے اُسکی نماز قبول نہیں ہوتی جبتک کہ پھر آوے مالک کے پاس اور
دوسرے اُس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جسکا خاوند اُس سے ناخوش ہوا اور تیسرے مست کی
نماز جبتک کہ ہوش میں آوے اور ابو داود نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا جو شخص کسی عورت کو اسکے خاوند کیطرف سے یا غلام کو اوسکے مالک کی طرف سے بہکا دے وہ شخص
ہم میں نہیں چوتھی قسم حقوق العباد سے حق رعیت کا ہے بادشاہ پر اور امیر پر اور قاضی
پر اور حق جورو کا خاوند پر اور حق پرورش اور تربیت اولاد نابالغ کا ہے مان باپ پر اور

حق غلام کا مالک پر ہیہ سب حق تعالی کی امانتین ہین حق تعالی نے بندون کا حق اپنی
ذات نے نیاز پر واجب کر لیا ہے پس جو لوگ دنیا مین کسیکی مالک ہین اُنکی مملوک کا حق اونپر بھی
واجب ہی پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ای لوگو خبر دار ہو جاؤ کہ تم سب نگہبان ہو اور تم سب
لوگون کی ایک ایک رعیت ہی اور ہر ایک سی اپنی اپنی رعیت کا احوال حقتعالی کے یہان پوچھا
جاویگا کہ اوسکی خبر گیری قرار واقعی کی تھی یا نہین سو بادشاہ کے سب آدمی رعیت ہین اُسی
سب آدمیونکا حال پوچھا جاویگا اور گھر کا مالک اپنے سب گھر کے آدمیونپر مالک ہی
اُس سی اوسکی رعیت کا احوال پوچھا جاویگا اور عورت اپنی خاوند کے گھر کی اور اوسکی
اولاد کی نگہبان ہی اُس سی اُسکی نگہبانی کا احوال پوچھا جاویگا اور غلام اپنی مالک کے
مال کا نگہبان ہی اُس سی مال کی نگہبانی کا حال پوچھا جاویگا خبردار رہو کہ تم سب لوگ ایک
نگہبان کے ہو تم سب اپنی اپنی رعیت کی خبرگیری سی پوچھی جاؤ گے **فصل** جیسا کہ
بادشاہ اور امیر کا حق رعیت پر ہی ویسا ہی رعیت کا حق بادشاہ اور امیر پر بھی ہی اگر حق
رعیت کا ادا نکرینگے تو سزا پاوینگی صحیحین مین معقل بن یسار سی منقول ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا جو شخص مسلمانون کا حاکم ہوا اور مسلمان اُسکی رعیت ہون پھر وہ حاکم اُس رعیت کے
خیر خواہی اور خبرگیری نکری اور اسی حال مین مر جاوے تو اس حاکم پر بہشت حرام ہی اور مسلم نے
حضرت عائشہ صدیقہؓ سی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے اللہ تعالی کی جناب مین دعا مانگی

اور عرض کیا یا خدایا جو کوئی میرے امت کی کسی آدمی پر متولی ہو پہر وہ متولی امت پر سختی کرے تو تو اوسپر سختی کیجیو اور جو شخص میرے امت کی کسی کام پر متولی ہو پہر وہ متولی امت پر نرمی اور مہربانی سی پیش آوے تو تو اوسکی ساتھ نرمی اور مہربانی سے پیش آئیو اور مسلم نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو انصاف کرنیوالے اپنی رعیت کی حکمون مین انصاف کرینگے وہ حق تعالی کے پاس نور کے منبرون پر ہونگے اور دارمی نے سرپر سی نقل کیا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص کہ دس آدمیونکا بھی حاکم اور سرگروہ ہی اوسکو قیامت کے دن باندہ کر لاوینگے اگر عدل کیا ہوگا تو عدل اوسکو کہول دیگا اور جو ظلم کیا ہوگا تو ظلم اوسکو ہلاک کریگا اور ترمذی نے ابی سعید سی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا نے شک اللہ تعالی کے نزدیک سب آدمیون مین بڑا دوست اور درجہ مین بہت نزدیک بادشاہ عادل ہی اور بڑا دشمن اور سخت تر عذاب مین بادشاہ ظالم ہی اور بیہقی نے ابن عمرؓ سی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا بادشاہ زمین مین خدا کا سایہ ہے جو مظلوم خدا کے بندون مین سی اوسکی پاس آتا ہی پھر اگر بادشاہ نے عدل کیا اوسکو ثواب ملیگا اور رعیت پر اوسکا ادای شکر واجب ہوگا اور جو ظلم کیا اوسپر عذاب ہوگا اور رعیت کو صبر کرنا واجب ہوگا فصل قاضی پر سچا حکم دینا فرض ہی اور خلاف شریعت کی حکم کرنا قریب کفر ہی اور ظلم اور فسق ہی چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی جو لوگ موافق کلام اللہ تعا

حکم نہین کرتے ہین وہ کافر ہین کہین کہا ہی وہ ظالم ہین کہین فرمایا ہی وہ فاسق ہین
اور ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابوہریرہ سی روایت کی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا قاضی
تین قسم ہین ایک وہ کہ حق بات جانتا ہو اور موافق اوسیکے حکم کری وہ بہشتی ہے
دوسرا وہ جو حق بات تو جانتا ہو لیکن حکم خلاف اوسکی دی وہ دوزخی ہی تیسرا وہ جو
جاہل ہو سو وہ بھی دوزخی ہے اور ابو داؤد نے ابوہریرہ رض سی روایت کی کہ جو شخص قاضی
ہو پھر عدل اُسکا ظلم پر غالب ہوا اوسکو بہشت ہی اور جو ظلم اوسکا عدل پر غالب ہو وہ
دوزخی ہے فصل اللہ تعالی نے فرمایا جیسا کہ مردونکا حق عورتون پر ہی ویسا ہی عورتونکا
حق مردون پر بھی ہے اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مسلمانون مین بڑا ایمان کا پورا وہ
شخص ہے جو اپنی جورو لڑکون پر بہت خلیق اور مہربان ہو اور یہہ بھی فرمایا کہ تم مین بہت
بہتر وہ شخص ہی جو اپنی عیال کے ساتھہ بہتر ہے اور مین بہتر ہون اپنی اہل کیواسطی یہہ دونو
حدیثین ترمذی نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سی نقل کے ہین اور ابو داؤد و ابن ماجہ نے
لکھا ہی کہ معاویہ قشیری نے رسول اللہ صلعم سی پوچھا کہ جورو کا حق خاوند پر کیا ہی آپنے فرمایا
جو کچھہ تو آپ کہاتا ہی سو اوسکو بھی کہلا اور جو آپ پہنتا ہی اوسکو بھی پہنا اور اوسکی مُنہ
پر مت مار اور بُرا مت کہہ اور اکیلا چھوڑکر مت جا مگر اوس صورتیکہ تو گھر مین ہو یعنی اگر
مصلحت جدا رہنی مین ہو تو اوسی گھر مین علاحدہ دوسری گھر مین اکیلا شب باش مت ہو

اور ابو داؤد و ابن ماجہ اور دارمی نے ایاس ابن عبد اللہ سے روایت کیا کہ ایکروز پیغمبر
صاحب صلعم نے فرمایا آج رات کو بہت سی عورتون نے میرے گھر آکر اپنے خاوندون
کا شکوہ کیا سو وہ لوگ اچھے آدمی نہین فصل مسلم نے انس سے روایت کی کہ پیغمبر صاحب
صلعم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیون کی پرورش کرے جبتک کہ جوان ہون تو مین اور وہ شخص
قیامت کے دن اسطرح ہونگے اور آپنے دو انگلیان اپنی یعنی وسطی اور سبابہ ملائین یعنی جیسے
یہہ دونو انگلیان ملی ہوئی ہین اسطرح وہ قیامت کے دن میرے پاس ہوگا اور صحیحین مین
حضرت عایشہ صدیقہ رضہ سے مروی ہے کہ انہون نے کہا ایکعورت میرے پاس آئی دو لڑکیان
اوسکے ساتھہ تہین اُسعورت نے مجہہ سے کچہہ مانگا میرے پاس اُسوقت ایک چھوہارا تھا
سو حوالہ کیا اُس عورت نے آدہا آدہا اُن دونو لڑکیون کو بانٹ دیا اور آپ کچہہ نکھایا
اور چلی گئی پہر جب پیغمبر صاحب صلعم گہر مین تشریف لائے تو مین نے یہہ سب قصہ آپکے روبرو بیان کیا
آپنے فرمایا جس شخص کے کئی لڑکیان ہو دین اور وہ اونکے ساتھہ نیکی کرے تو وہ لڑکیان
اوسکو دوزخ کی آگ سے بچانے کو پردہ اور حجاب ہو جاوینگی اور یہہ بہی حضرت عایشہ
صدیقہ رضہ سے صحیحین مین منقول ہے کہ ایک گنوار نے پیغمبر صاحب صلعم کے پاس آکر عرض کیا
کہ تم لڑکونکو بوسہ دیتے ہو چومتے ہو ہم نہین چومتے آپ نے فرمایا اگر حق تعالی نے تمہارے
دل سے مہر اور شفقت دور کی تو مین کیا کر سکتا ہون فصل بخاری و مسلم نے لکہا کہ انس

نے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا یہہ لوگ یعنی غلام تمہارے بھائی ہین انکو اللہ تعالے
نے تمہارا فرمانبردار اور تابع کر دیا ہی سو جسکو اللہ تعالے نے اُسکا بھائی فرمانبردار کردیا
اسکو چاہیئے کہ جو آپ کہاوی سو اُسکو کہلاوی جو آپ پہنی سو اوسکو پہناوی اور ایسی بڑے
مشکل کام کو حکم نکری جو ہو نسکے اور جو مشکل کام کو حکم کری تو چاہیئے کہ آپ بھی اوسمین
شریک ہو اور مدد کرے اور پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کہ جسوقت کسیکا خادم اوسکی واسطے
کہانا پکالاوی تو چاہیئے کہ خادم کو بھی اپنی ساتھہ بٹہلا کر کہلاوی اور جو کہانا تہوڑا ہو اور
کہانیوالے بہت ہون تو چاہیئے کہ اُس خادم کو ایک دو لقمے دیوی اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ جو شخص
اپنے غلام کو بدکاری کی نسبت کری اور وہ غلام ایسا نہو تو قیامت کے دن اللہ تعالی اُس
مالک کے اسّی کوڑے حد قذف کی ماریگا یہہ دونو حدیثین صحیحین مین ابی ہریرہ سی منقول ہین اور
صحیح مسلم مین ابن عمر سی روایت ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص اپنی غلام کو حد مارے اور غلام
نے حد کا کام نکیا ہو یا تبانچہ ماری تو چاہیئے کہ کفارہ مین اُس غلام کو آزاد کردی ابن مسعود کہتی
ہین کہ مین ایکبار اپنی غلام کو مارتا تہا مین نے اپنی پیچہی سی آواز سُنی کہا ای ابن مسعود یہہ بات
تو جان رکہہ کہ حق تعالی تجہپر بہت زور آور اور قادر ہی اس قدرت سی جو تو اس غلام پر رکہتا ہی یہہ
آواز سنتے ہی مین نے منہ پہیر کر دیکہا تو پیغمبر صاحب صلعم تہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
مین نے اسکو آزاد کیا آپ نے فرمایا اگر تو آزاد نکرتا تو تو دوزخی ہوتا اور بیہقی شعب الایمان

ہین ام سلمہ سے روایت کی ہو کہ آخر کلام پیغمبر صاحب صلعم کا مرض موت مین یہہ تہا الصلوۃ وما ملکت ایمانکم
یعنے اے یارو محافظت اور نگہبانی کرو نماز پر اور باندی غلام کے حقوق ادا کرنے پر اور
احمد و ابو داؤد نے بہی اسی مضمونکی حدیث حضرت علی رضہ سے نقل کی ہو اور ترمذی نے لکہا
ہے کہ جابر نے بیان کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جس شخص مین تین باتین ہووینگی
اللہ تعالی اوسکی موت آسان کریگا ایک تو ضعیفون لاچارون پر مہربانی کرنا دوسرے
مان باپ پر شفقت کرنا تیسرے باندی غلام کے ساتھہ نکوئی کرنا اور ترمذی نے عبداللہ بن
عمر رضہ سے اور ابو داؤد نے ابن عمر سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے
پوچہا یا رسول اللہ ہم کتنے بار خادم کی خطا اور تقصیر معاف کرین آپ نے دو بار کچہہ
جواب ندیا تیسرے بار فرمایا ہر روز ستر بار معاف کرو اور ابن ماجہ نے نقل کیا کہ ابن مسعود
نے کہا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا اے یارو خبردار رہو مین تمکو خبر دیتا ہون کہ تم لوگون مین
سب سے بدتر وہ شخص ہے جو اکیلا کہاتا ہو اور اپنے غلام کو مارتا ہو اور اپنا رفد کسیکو نہین
دیتا رفد اُس مال کو کہتے ہین جو شہر کے لوگ جمع کرکے مسافرون اور مسکینون کیواسطے
رکہہ چہوڑین قریش مین رسم تہی کہ ہر کوئی اپنی مقدور کے موافق کچہہ مال نکالتا تہا جب وہ
مال بہت سا جمع ہوتا تہا تب اُس مال کا اناج اور کشمش مول لیکر حج کے موسم مین حاجیونکو کہانا
کہلاتے تہے اور شربت پلاتے تہے **فصل** اگر کسیکی ملک مین جانور ہو اوسکی بہی خبرگیری
اور اوسپر رحم کرنا واجبات سے ہے پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہے اے لوگو خدا سے ڈرو ان

جانورون کے حق مین یہہ ہی کہ بان مین انپر سوار ہو نخوبی اور انکو چھوڑ دو بخوبی یہہ حدیث
ہی ابو داؤد نے سہل بن حنظلہ سے روایت کیا ہی **قسم پانچوین حقوق العباد مین حق ہمسا**
کا اور ہمصحبت اور ہم سفر کا ہی کہ یہہ لوگ مظہر قرب الٰہی ہیں حق تعالی نے فرمایا ہی اللہ کی
ہی عبادت کرو اور عبادت مین کسیکو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپکے ساتھہ احسان اور نکوئی
کرو اور قرابتیون اور مسکینون اور ہمسایہ کے ساتھہ جو ہمسایگی مین قریب ہو یعنی گھر اسکا اپنے گھر سے لگا
ہو یا وہ ہمسایہ جو دین مین یا نسب مین قرابت رکھتا ہو اور نکوئی کرو ساتھہ اس ہمسایہ کے
جو ایسا ہو یعنے جو اسکا گھر اپنے گھر سے لگا نہو یا یہہ کہ قرابت دین کی یا نسب کی نرکھتا ہو
بلکہ اجنبی ہو اور نکوئی کرو ساتھہ یار اور ہم صحبت کے اور ساتھہ مسافر کے اور ساتھہ
اپنی باندی غلام کے مقرر اللہ تعالی دوست نہین رکہتا متکبر خود پسند کو یعنے ان
لوگونکے حقوق نہ ادا کرنیوالا وہی ہی جسکے مزاج مین تکبر اور خود پسندی ہی کہ کسیکو اپنے
برابر نہین سمجھتا ابن عباس اور مجاہد اور عکرمہ کہتے ہین کہ یار اور ہم صحبت سے وہ شخص
مراد ہی جو سفر مین شریک ہو اور حضرت علی اور ابن مسعودؓ فرماتے ہین کہ اس سے جورو
مراد ہی اور بعضونکے نزدیک مسافر وہ ہی مہمان مراد ہے ابو نعیم نے اور حسن ابن سفیان نے
اور بزاز نے اپنی اپنی تالیفات مین لکھا ہی کہ جابر نے بیان کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا ہمسائے تین قسم ہین ایک ایسا ہی جسکے تین حق ہین حق ہمسایگی کا اور حق قرابت کا
اور حق اسلام کا اور ایک ہمسایہ وہ ہے جسکے دو حق ہین حق ہمسایگی کا اور حق اسلام کا

اور ایک ایسا ہی جسکا ایک ہی حق ہی یعنی مشرک اہل کتاب اور عدی سنے بھی عبد اللہ
بن عمر سی اس مضمونکی حدیث بیانکی ہے اور اصفہانی سنے بن عمر سی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب
صلعم نے فرمایا بہت ہمسائی ہونگی کہ اپنے ہمساؤنکو قیامت کے دن پکڑینگے اور حق
تعالی کی جناب مین عرض کرینگے بار خدایا اس سی پوچھو تو کہ اپنا دروازہ میری طرف سی
اسنے کیون بند کرلیا تھا اور اپنا پس خوردہ مجھکو کیون نہین دیا تھا اور بخاری مین ابن عمر
سے روایت ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جبرئیل مجھکو ہمیشہ ہمسایہ کی حق مین وصیت
کیا کرتے ہین یہانتک کہ مجھکو گمان ہوا کہ شاید حق تعالی ہمسایہ کو وارث کردے یعنے
ہمسایہ کا حق اتنا بہت ہی کہ اگر سب وارثونکی طرح یہہ بھی ترکی مین شریک حدوارث ہو جاوے
تو عجب نہین اور مسلم نے ابی ذرسی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جب تم لوگ گوشت
پکایا کرو تو شوربا اسکا زیادہ کیا کرو اور اپنی ہمساؤن کی ضیافت کیا کرو حضرت عائشہ
صدیقہ نے پوچھا یا رسول اللہ میری دو ہمسائی ہین اونمین کسکو ہدیہ دون آپ سنے
فرمایا جسکا دروازہ نزدیک ہو اور بغوی سنے روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا جو کوئی
خدا کے ساتھہ اور روز قیامت کی ساتھہ ایمان رکھتا ہو اوسکو چاہیے کہ اپنی ہمسایہ کے
ساتھہ نیکی کرے اور مہمان کو بزرگ اور گرامی رکھی اور جو بات اچھی ہو سو کہی اچپا رہی
بیہودہ بات نہ بولے اور اسی حدیث کی مطابق صحیحین مین ابو ہریرہ سی منقول ہی اب جاننا
چاہیئے کہ جب اس ہمسایہ کا جو قدیمی گھر مین رہتا ہی اسقدر حق ثابت ہوا تو ہم صحبت اور

ہم سفر کا حق جو ہر وقت اپنا ساتھی ہی بطریق اولے واجب ہی چنانچہ بلحاظ ہم صحبتی کے
رسول اللہ صلعم نے اپنی اصحاب کی کسقدر مناقب اور کیا کچھہ تعریفین بیان فرمائین اور انکی
صحبت اور تعظیم کرنے کو کیسا کیسا مبالغہ فرمایا لیکن مسلمانکو چاہیئے کہ ہمنشینی اور دوستی
نیکون کے ساتھہ کرے کافرون اور فاسقون کے ساتھہ دوستی اور ہم نشینی کرنا جائز
نہین بخاری و مسلم نے ابموسی سی نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہم نشین اور ہمصحبت
نیک ایسا ہی جیسا مشک کا پاس رکہنی والا یا وہ تجکو آپ سی دیگا یا تو اُس سی مول لیگا اور نہین
تو ویسی ہی تجکو اوسکی خوشبو پونہچیگی اور ہمنشین اور ہمسایہ بد ایسا ہی جیسا لوہی کا پکانیوالا
کہ اُسکی صحبت سی تیرا گہر یا تیرا کپڑا جلجاویگا نہین تو بد بو اوسکی تجکو ضرور پونہچیگی ؎
تو بر عطار کہ پہلوی او + جامہ معطر شود از بوی او + در گذر از کورہ آہنگران + تا نشود
ورد و دہی دہد از ہر کران + اور حاکم ابوداؤد نے انس سے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا ہمسایہ نیک مثل عطار کے ہی اگر تجکو عطر ندیگا تو اوسکی خوشبو ہی تجکو پونہچیگی اور
احمد و ابوداؤد نے و ترمذی و حاکم نے ابی سعید خدری سی اور اونسی پیغمبر صاحب صلعم سی
روایت کی کہ آپ نے فرمایا سوای مسلمانون کامل الایمان کے کسیکے پاس مت بیٹھہ اور
چاہیئے کہ کہاتا تیرا متقی لوگ کہاوین اور بغوی نے ابیہریرہ سی روایت کی کہ پیغمبر صاحب
صلعم نے فرمایا آدمی اپنی دوست کے دین اور مذہب پر چلتا ہی سو تو دیکھہ کہ تو
کسکے ساتھہ دوستی رکہتا ہی اور ایسا ہی صحیحین وغیرہ مین بہی انس سی مرفوعی ہے

اور صحیحین مین ابن مسعود سے یون روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ آدمی جسکو دنیا مین
بہت دوست رکہتا ہی اوسیکے ساتھہ آخرت مین بہی ہوگا اور اللہ تعالے نے قرآن مجید مین
فرمایا ہے متقیون کے سوا ہی جو لوگ دنیا مین ایکدوسرے کے ساتھہ دوستی رکہتے ہین قیامت کے دن
آپسمین دشمن ہوجاوینگے اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ جو لوگ دنیا مین بُرون کے ساتھہ دوستی رکہتے
ہین قیامت کے دن حسرت کرینگے اے افسوس ہمنے فلانے کو اپنا دوست کیون پکڑا تہا
مولوی روم فرماتے ہین **نظم** دور شو از اختلاط یار بد + یار بد بدتر بود از مار بد +
یار بد بر جان و بر ایمان زند + مار بد تنہا ہمین بر جان زند + صحبت صالح ترا صالح
کند + صحبت طالح ترا طالح کند + نار خندان باغ را خندان کند + صحبت نیکانت از نیکان کند
جو لوگ کہ حق تعالے کا ذکر کیا کرتے ہین اُنکے حق مین صحیح بخاری و مسلم مین ابوہریرہ سے
ایک بڑی حدیث پیغمبر صاحب صلعم کی مروی ہی اُس حدیث مین یہہ بہی ہی کہ جب حق تعالے
اُنپر یعنے ذاکران حق پر رحمت اور مغفرت کرتا ہی تو اونکے سب ہمنشینون اور صحبت والونکو
بہی بخشدیتا ہی تب ایک فرشتہ کہیگا یا رخدایا اِس مجلس مین فلانا شخص گنہگار ہی وہ تو
اِس قسم مین نہین کسیکام کو انکے پاس آکر بیٹہہ گیا تہا حق تعالی فرماویگا کہ ہمنے اُسکو بہی
بخشا یہہ وہ لوگ ہین کہ انکا ہمنشین بدبخت ہوتا ہی نہین اور اسیواسطے پیغمبر صاحب صلعم نے
ہمنشین بد سے اور ہمسایہ بد سے حق تعالی کی جناب مین پناہ مانگی ہی طبرانی نے عقبہ
بن عامر سے روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم اپنی دعا مین فرمایا کرتے تہے یا الہی مین تیرے

سا تھہ بدی کے دن سی اور بدی کی ساعت سی اور بدی کی بات سی پناہ ڈھونڈھتا
ہون یعنی جس دن اور جس ساعت و جس بات مین بدی واقع ہو اُس سی پناہ چاہتا ہون اور
پناہ مانگتا ہون بدی کے ہم نشین سی اور بدی کے ہمسایہ سی یعنی جو ہمنشین اور ہمسا
کہ مصدر بدی کا ہو اُس سی بھی پناہ مانگتا ہون +

اور برے شخص کے ہمسائگی سے بچنے کو پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم نے
زمین کی بیع مین شفعہ کا حق واجب کیا پس شفیع کو چاہیئے کہ اگر مشتری
نیکمرد اور خوشخو ہو تو اُس زمین مین شفیع حق شفعہ کا انکے بلکہ اُسی نیکمرد کو مول لینی دے
کہ نیکمرد کی ہمسائگی سے بہت فائدے ہین اور جو مشتری بدمزاج اور خلاف شرع
ہو اوسکی لینی سے راضی نہو کہ اوسکی ہمسائگی مین بہت نقصان ہین +

چھٹی قسم حقوق العباد مین حق مسلمانون کا ہی جو عاجز اور ضعیف ہین جیسے یتیم اور
بیمار اور بیوہ اور حق سائل اور مسافر اور مہمان کا ہی چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی
کہ نیک بندہ وہ ہی جو حق تعالی کی دوستی پر اپنی قریبون اور یتیمون اور مسکینون اور
مسافرون اور سائلونکو اپنا مال دے اور غلامون کے آزاد کرنے مین خرچ کرے اور
فرمایا حق تعالی نے یتیم پر غصہ مت کر اور سوال کرنیوالیکو مت جھڑک اور احمد و بخاری نے
اور ابوداود و ترمذی نے سہل بن سعد سی روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا
مین اور وہ شخص جو یتیم کی پرورش اور غمخواری کا بوجھ اوٹھاوے ایسا رہم بہشت مین

اور دو انگلیان مبارک اپنی اوٹھاکر اشارہ فرمایا یعنی جس طرح یہہ دونو انگلیان آپسمین
ملی ہوئی ہین اسیطرح مین اور وہ شخص بہشت مین اکٹھے ہوینگے اور بخاری اور مسلم نے ابی
شریح الکعبی سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص کہ خدا کے ساتھہ اور روز
قیامت کے ساتھہ ایمان رکھتا ہو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت اور توقیر کرے ایکدن
اور ایک رات اوسکی مہمانی مین تکلف کرے اور مہمانی تین دن تک ہے بعد اوسکے صدقہ ہے
یعنی تین روز کے بعد اگر جی چاہے تو جو کچھہ میسر ہو سو کھلاوے اور چاہے رخصت کرے
اور ابو داؤد نے حضرت امام حسین سے اور انہون نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے
کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہے سوال کرنیوالیکا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو کر آوے
یعنے باوجودیکہ غنی کو سوال کرنا حرام ہے لیکن اگر سوال کرے تو رد مت کرو اور
احمد و ترمذی نے اور ابو داؤد نے حضرت علی رض سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھہ حق ہین جسوقت ملاقات ہو تو سلام علیک کہے اور
جب پکارے تو جواب دے یا یہہ معنی کہ جب کھانے کو بلاوے تو دعوت قبول کرے
اور جب چھینک کرے الحمد للہ کہے تو اوسکا جواب دے یعنی الحمد للہ کے شکر یرحمک اللہ کہے اور
جب بیمار ہو تو اوسکی عیادت یعنی بیمار پرسی کرے اور جب مرے تو اوسکے جنازے کے
ساتھہ جاوے اور جو کچھہ اپنے واسطے دوست رکھے سو اوسکے واسطے دوست رکھے اور
نسائی نے بھی ابی ہریرہ سے اس مضمون کی حدیث بیان کی ہے اور اصفہانی نے حضرت علی رض سے

روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کہ اگر کوئی چھینک کر الحمد للہ کہی اور سننے والا
اُسکا جواب نہ دے یعنی یرحمک اللہ نہ کہی تو چھینکنے والا منکر اُس سے قیامت کے دن اللہ
مواخذہ کریگا اور اسیطرح کی حدیث ابو نعیم نے بھی سعید ابن جبیر سے روایت کی ہی اور مسلم نے
ابو موسی سے نقل کیا کہ اگر کوئی شخص بعد چھینکنے کے الحمد للہ کہی تو سننے والا یرحمک اللہ کہے
اور جو نکہی تو نکہی اور صحیحین مین ابی سعید خدری سے روایت ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ای
یارو راہون پر بیٹھنے سے پرہیز کرو یاروں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو راہون پر بیٹھنے سے
ناچار اور مجبور ہین یعنی ہمکو بعض حاجات کے سبب سے راہون مین بیٹھنا ضرور ہی پڑتا ہے
آپ نے فرمایا تو راہ کا حق ادا کرتے رہو یاروں نے پوچھا راہ کا حق کیا ہی آپنے فرمایا
حرام کیطرف دیکھنے سے آنکھین بند کرنا اور کسیکو ایذا ندینا اور سلام کا جواب کہنا شریعت
کے موافق حکم کر دینا نامشروع بات سے منع کر دینا اور ابو داؤد نے حضرت عمرؓ کی روایت
سے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہی کہ ستمرسیدہ کی فریاد رسی کرنا اور بھولے کو راہ بتا دینا فرمایا اللہ تعالی
نے جسوقت کوئی شخص تمکو سلام علیک کہی تو تم اوسکے جواب مین اُس سے بہتر کہو یا اوسکی برابر
یعنی اگر وہ السلام علیکم کہی تو تم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہو اور جو وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
کہی تو تم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو اور جو وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی تو
تم بھی اسیقدر کہو اور مسلم نے ابو ہریرہؓ سے بیان کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا بغیر ایمان
لائے بہشت مین داخل نہوگی اور تمہارا ایمان جب پورا ہوگا کہ تم آپسمین دوستی اور محبت کروگے

پھر فرمایا کہ مین تمکو وہ بات بتاتا ہون جسکے سبب سی تم آپسمین ایکدوسرکی دوست ہوجاؤ
وہ یہہ ہی کہ آپسمین سلام علیک بہت کیا کرو امد بیہقی نے ابن مسعودؓ سی بیان کیا کہ پیغمبر صاحب
صلعم نے فرمایا جو کوئی پہلے سلام علیک کہے وہ غرور اور تکبر سی پاک ہو ایک شخص نے آنحضرت
صلعم سے پوچھا یا رسول اللہ اسلام کی خصلتون مین بہت اچھی خصلت کیا ہی آپنے فرمایا اللہ
تعالی کی راہ مین کہانا کہلانا اور ہر ایک مسلمان پر سلام علیک کہنا پہلے سی ملاقات اور
پہچان ہو یا نہو اب جاننا چاہیئی کہ ایت کریمہ واذا حییتم بتحیۃ آخر تک جسکا ترجمہ اوپر
بیان ہو چکا اگرچہ سلام علیک کے حق مین نازل ہی لیکن چونکہ لفظ عام ہے اس سبب دلالت
اسبات پر رکہتا ہی کہ جو مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ کسی طرحکا سلوک نیک کری جیسی کہ
کچھہ ہدیہ تحفہ بہیجے یا لوگون مین ذکر خیر سے یاد کری یا سلام کے ارادہ سی سر یا ہاتھہ یا کبھی
یا تعظیم کیواسطی کہڑا ہو جاوے یا مصافحہ یا معانقہ کری یا کوئی اور بات ایسی کری جسمین
محبت اور اخلاص ظاہر ہوے تو اس دوسرے کو چاہئی کہ اسکا عوض اپنی طرفسی اس سی بہتر یا
اسکی برابر عمل مین لاوی اس آیہ کریمہ کے آخر کو جو
ہی اسپر دلالت کرتا ہی یعنی اللہ تعالی ہر چیز کا حساب کرنیوالا ہی یعنی جسقدر نیکی زیادہ ہوگی
حساب ہوکر اوسیقدر بدلا بھی زیادہ ملیگا اور احمد و ترمذی نے لکھا کہ ابو امامہؓ نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا آپسمین ملاقات کیوقت بعد سلام علیک کے مصافحہ کرنا یہہ
پوری تحیۃ اور سلام علیک ہی یعنی پوری سلام علیک جب ہو جو مصافحہ بھی کیا کرو نہین تو

ناقص اور ناتمام ہی آمدہ فرمایا کہ آپس مین مصافحہ کرو تو کینہ اور بغض دور ہو اور آپسمین ایک
دوسرے کو ہدیہ تحفہ بھیجو تو محبت زیادہ ہو اور کینہ برطرف ہو اور فرمایا کہ اگر دو مسلمان ملاقات
کیوقت آپسمین مصافحہ کرین انکی سب گناہ درخت کے پتون کیطرح جھڑ پڑین اور ابوداود نے
لکھا ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے ابوذر کے ساتھہ بغلگیر ہوکر فرمایا کہ یہہ عمل بہت خوب ہی آمدہ
صحیحین مین ابی ایوب انصاری سی مروی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کسی شخص کو درست اور
حلال نہین کہ اپنی بھائی مسلمان سی تین دن تک ملاقات موقوف رکھی اور ترک کری اور ان
دونو مین بہتر وہ ہی جو سلام علیک کرنیمین سبقت کری یعنی اگر دو مسلمانو مین کسی سبب دنیاوی
سی کچھہ رنجش ہو جاوی تو چاہئیے کہ تین دن کے اندر ملاقات کرلین اور رنجش دور کرین تین دن
سی زیادہ آپسمین جدائی اور ناخوشی رکھنا حرام ہی اور جو شخص ملاقات کی سبقت کریگا وہ
زیادہ ثواب پاویگا اور ابوداود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سی روایت کی ہی کہ پیغمبر
صاحب صلعم نے فرمایا مسلمانکو جائز نہین کہ تین دن سی زیادہ اپنی بھائی مسلمان سی ملنا
موقوف رکھی جسوقت کہ ایکدوسرے سی ملا اور تین بار سلام علیک کہا اور اوسنی جواب نہ دیا
اور رنج دور نکیا تو دونو کا گناہ اوسنی اپنی سر پر لیا اور احمد اور ابوداود نے لکھا ہی کہ
ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا مسلمانکو حلال نہین کہ اپنی بھائی مسلمان سے
تین سفر سی زیادہ ملاقات ترک کری اگر تین دن سی زیادہ گذر جاوین اور مرجاوے تو دوزخی
ہو لازم ہی کہ اگر تین دن گذر جاوین تو جلد ایکدوسرے سی ملاقات اور ملاپ کرلے اور سلام علیک

کہے پھر اگر اوسنی جوابدیا تو دونو ثواب مین داخل ہوئے اور جو جواب نہ دیا تو اوسپر گناہ
باقی رہا اور یہہ گناہ سی پاک ہوا اور بچا اور صحیحین مین ابوہریرہؓ سی منقول ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم
نے فرمایا کہ یارو دور بھاگو بدگمانی سی کہ بدگمانی سب باتونمین بہت بڑا جھوٹ ہی اور تجسس
مت کرو یعنی اگر کوئی شخص کسیکا عیب بیان کرے اوسکو مت سنو اور جاسوسی مت کرو یعنے
کسیکا عیب تلاش کرتے مت پھرو اور آپسمین حسد مت کرو یعنی کسکو خوشی اور فراغت مین
دیکھکر ناخوش اور رنجیدہ مت ہو اور آپسمین بغض اور عداوت مت کرو اور ایکدوسرے کیطرف
پیٹھہ مت کرو یعنی ایکدوسرے سی منہ مت پھیرو یعنی رنج مت کرو اور ملاقات ترک نکرو یا
یہہ معنی کہ اچھی چیز دیکھکر صرف اپنی ہی طرف مت کھینچو کہ آپسمین دوسریکو شرکت ندو یعنے
چاہیے کہ تم سب اپنے تئین اللہ تعالی کے بندے اور غلام سمجھکر آپسمین بھائیون کیطرح الفت
اور محبت سے ایکدوسرے کی حاجت روائی مین شریک رہو اور مسلم نے لکھا کہ ابوہریرہ رضہ نے
نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روز بہشت کے دروازے کھولے
جاتے ہین اور حق تعالی مسلمانون کے گناہ بخشتا ہی مگر جو لوگ کہ آپسمین عداوت اور
دشمنی رکھتے ہین اونکو نہین بخشتا اور فرماتا ہی کہ انکو چھوڑ دو تاکہ آپسمین صلح کرین اور
ابوہریرہ سی مروی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا قیامت کے دن ایک شخص ایک شخص کو پکڑیگا
تو وہ کہیگا تجکو مجھہ سی کیا غرض ہی مین تو تجکو پہچانتا ہی نہین وہ کہیگا تو مجکو بد رجانتا
تھا اور جانکر مجکو بدکاری سی بازنرکھا یعنی بری کام سی منع کردینا فرض ہی مگر اوسصورت

مین کہ یہہ جانے وہ میرا کہنا قبول نکریگا تو منع نکرتا اور چپ رہنا گناہ نہین اور صحیحین مین
جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص کہ آدمیونپر رحم نہین
کرتا اوسپر اللہ تعالے رحم نہین کرتا اور ابوداؤد و ترمذی نے لکھا کہ عبداللہ بن عمر نے نقل
کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا رحم کرنیوالون پر اللہ رحم کرتا ہے تم رحم کرو زمین کے
رہنے والونپر تمپر رحم کریگا وہ شخص جو آسمان مین ہے یعنی جسکا حکم آسمانپر جاری ہے یعنی اللہ کا
اور بعض علما نے یہہ معنی کہے ہین کہ رحم کرتے ہین اوسپر آسمان والے یعنی فرشتے اور بخاری نے ادب مین
اور ابوداؤد نے ابن عمر سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص کہ ہمارے چھوٹے پر
رحم نکرے اور ہمارے بڑے کا حق نہ پہچانے وہ ہم مین نہین اور صحیحین مین لکھا ہے کہ ام کلثوم
بنت عقبہ نے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولکر اچھی بات بناکر
اور اچھا پیغام پونہچاکر لوگونمین صلح کروادے وہ جھوٹا نہین یعنی دو شخصونمین صلح کیواسطے
جھوٹ بولنا برا نہین بلکہ موجب ثواب کا ہے اور احمد و ترمذی نے اسما بنت زید سے
روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جھوٹ بولنا صرف تین جگہہ درست ہے ایک تو
جورو کی راضی کرنیکو دوسرے کافرون کی لڑائی مین بشرطیکہ عذر اور عہد شکنی نہو تیسرے
آدمیونمین صلح کروانیکو اور ابوداؤد و ترمذی نے بروایت ابی الدردا نقل کیا کہ
پیغمبر صاحب صلعم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ مین تمکو ایک ایسی بات بتلاؤن کہ درجے
مین روزہ سے اور نماز سے اور صدقہ سے بہتر اور افضل ہو یارون نے کہا البتہ یا رسول اللہ صلعم

ایسی بات تو فرمانا ہی چاہیئے آپ نے فرمایا لوگوں میں صلح کر دا دینا روزے اور نماز اور
صدقہ سے افضل ہے اور لوگوں میں فساد کرنا حالقہ ہے یعنی دین کو چھینا ہے اور احمد و ترمذی نے
زبیر سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو مرض کہ اگلی امتوں میں تھا سو تمہاری طرف
بھی آیا آپس میں حسد اور بغض کرنا یہہ صفت حالقہ ہے یعنی مونڈنیوالی سو میں یہہ نہیں کہتا
ہوں کہ یہہ صفت بال کو مونڈتی ہے بلکہ دین کو مونڈتی ہے یعنی حسد اور بغض دین کو کہو دیتا ہے اور ابوداؤد نے
ابوہریرہ رض کی روایت سے لکھا ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا اے یارو حسد سے دور بھاگو اور
پرہیز کرو کہ بے شک حسد نیکیوں کو ایسا کھا لیتا ہے جیسا کہ آگ سوکھی لکڑی کو کھا لیتی ہے
اور ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا آدمیوں میں بدی اور فساد ڈالنے
سے پرہیز کرو کہ بدی ڈالنا دین کا برباد کرنا ہے اور ابن ماجہ و ترمذی نے بیان کیا کہ ابی صرمہ
نے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو کوئی کسیکا کچھہ ضرر کرے اللہ تعالی اسکو ضرر
پونہچا دیگا اور جو کوئی کسیکو کچھہ تکلیف دے اللہ تعالے اسکو رنج اور تکلیف دیگا اور ترمذی نے
حضرت ابی بکر صدیق رض سے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کو ضرر
پونہچا دے یا انکے ساتھہ فریب کرے وہ شخص ملعون ہے یعنی اللہ تعالی کی رحمت سے دور ہے
اور ابوداؤد نے سعید بن زید سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ناحق اور بیموجب کسی
مسلمان کی آبرو کہونیکو زباندرازی کرنا بیاج کھانے سے بدتر ہے اور بیہقی نے جابر کی
روایت سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے آگے اپنی کسی خطا

سے نسبت ہے تو پھر وہ اسکا عذر قبول نکرے تو او سپر ایسا گناہ ہی جیسا صاحب مکس پر یعنے
راہ کے محصول لینے والے پر اس سی یہہ ہی معلوم ہوا کہ جو شخص عذر قبول نکرے وہ بہشتی
نہین آپ جانا چاہئیے کہ ایک کا دوسرے پر مسلمانی کا حق سب حقونمین زیادہ تر اور بالا تر ہے
اسواسطی کہ قرابت نسبی مین صرف مان باپ وسیلہ ہین اور قرابت اخوۃ اسلامی مین خدا
اور رسول ہ اسطیہ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب مسلمانون کے باپ ہین حقتعالی فرماتا
ہی کہ نبی صلعم مسلمانونمین بہشت کرنیکو انکی جانون سے اولی ہی اور بیبیان نبی صاحب صلعم کی
مسلمانون کی مائین ہین اور ابی کعب کی قرات مین اتنا اور زیادہ ہی اور نبی مسلمانون کا
باپ ہی اور اسیواسطے حق تعالی نے فرمایا ہی کہ سب مسلمان آپسمین بھائی ہین سو صلح اور ملاپ
کر دا دو اپنی دو بھائیونمین اور بلحاظ اخوۃ اسلامی کے مسلمانون کیواسطی حق تعالی
کی جناب مین فرشتے استغفار کیا کرتے ہین چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی جو فرشتے کہ عرش
سیلے کو اوٹھائی ہوئی ہین اور جو کہ عرش کے گرد ہین وہ سب اپنے پروردگار کی تسبیح اور
حمد کرتے ہین اور اوسکی ساتھ گرویدہ ہوتے ہین اور مسلمانون کیواسطی بخشش چاہتی ہین
اور دوسری جگہہ فرمایا ہی فرشتے اللہ کو حمد کے ساتھہ تسبیح کرتے ہین اور اہل زمین کیواسطی
استغفار کرتے ہین سوال اگر کوئی پوچھے کہ جب اخوۃ اسلامی کا حق اخوۃ نسبی کے
حق پر اور سب حقوق پر مقدم اور بالاتر ہی تو اخوۃ نسبی کو اخوۃ اسلامی پر کیون مقدم
کیا اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مسلمانون اور مہاجرون مین بعضی اقربا نسبی بعضون سے

بہتر ہین اور اسیواسطی مراتب نسبی مین میراث جاری ہی اور قرابت اسلامی مین جاری نہین اور
ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ سلمان ابن عامر سی روایت کرتے ہین کہ پیغمبر صاحب صلعم نے
فرمایا مسکین کو صدقہ دینی کا ایک ثواب ہی اور ذیرحم پر صدقہ دینی کا دوچند ثواب
ہے ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رحم کا جواب اسکا یہہ ہی کہ قرابت نسبی وغیرہ
جو اوپر بیان ہو چکی اُن سب مین اسلام شرط ہی اور جسجگہہ اسلام معتبر ہے اور معنی آیت
کے یون ہین کہ جو مسلمان کہ اولوالارحام ہین بہتر ہین اور ارث مین مقدم ہین اُن
مسلمانون مہاجرون سی جو قرابت نسبی نہین رکہتے اور مطلب حدیث شریف کا یہہ ہے
کہ صدقہ اوپر اُس مسکین مسلمان کے جو ذیرحم ہو دو ثواب رکہتا ہی اسیواسطی اگر اقربا
کافر ہون اونکو میراث نہین بلکہ عام مسلمانونکو ہی اور بیت المال مین جو خزانہ سب
مسلمانونکا ہی داخل کرتے ہین یہانتک کہ اگر باپ کافر ہو تو اگرچہ نفقہ اُسکا اولاد
پر واجب ہی لیکن محبت اور دوستی اسکے ساتھہ درست نہین بلکہ اُس سی بیزاری کیا چاہیے
چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جب پیغمبر صاحب صلعم کو اور مسلمانونکو مشرکونکا دوزخی
ہونا ثابت ہو چکا تو پیغمبر صاحب صلعم کو اور مسلمانونکو مشرکونکی بخشش اور مغفرت چاہنی
درست نہین اگر وہ مشرک صاحب قرابت ہون اور حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام
کا اپنی باپ کیواسطی استغفار کرنا صرف اسیواسطی تہا کہ اونسی اُنکی ساتہہ مسلمان ہونیکا
وعدہ کیا تہا پہر جب اونکو معلوم ہوا کہ وہ خدا کا دشمن ہی تو اُس سے ناخوش اور بیزار ہوئے

فائدہ ابن عساکر نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو قرابت
نسبی کہ خسری اور دامادی ہو قیامت کے دن منقطع ہوجاویگی مگر میری قرابت نسبی اور
دامادی منقطع نہوگی جاننا چاہیے کہ اس سے مراد آنحضرت صلعم کی یہہ نہیں کہ قرابتیں سب
مسلمانونکی منقطع ہوجاوینگی اور صرف میری ہی ذات پاک کی قرابت باقی رہیگی بلکہ مراد
اس سے یہہ ہے کہ سب مسلمان میرے فرزند ہین سو انکا نسب اور صہر باقی رہیگا منقطع نہوگا اور کافرونکا منقطع ہوگا
اور اس معنی اور مراد پر دو آیت کلام اللہ کی دلیل ہے کہ جسکا ترجمہ اور معنی یہہ ہین فرمایا
اللہ تعالی نے جو لوگ مسلمان ہوئے ہین اونکی مسلمان اولاد کو بہشت مین اونکے باپون کے
مرتبے کے ساتھہ ہم ملا دینگے اور ملحق کرینگے اور باپون کے عمل مین سے کچھہ کم نکرینگے اور
یہہ بھی اللہ تعالی نے فرمایا کہ مال اور اولاد کافرونکی کافرونکو ہمارے نزدیک نکرینگے
مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اونکے مال اور اولاد اونکو ہمارے پاس اور
نزدیک کرینگے اور کافرون کے حق مین فرمایا کہ قیامت کے دن کافرونکے نسب آنکے
درمیان مین اسباب ملاپ کے سب منقطع ہوجاینگے پس ان آیتون سے اور سوا انکی اور بھی آیتون
اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانونمین نسب باقی رہیگا اور ایک دوسرے کو مفید ہوگا
نسب قرابت کا بھی اور نسبت دوستی وغیرہ کا بھی اور کافرونکو کچھہ فائدہ نہوگا حق تعالی
نے فرمایا ہے قیامت کے دن آدمی اپنے بھائی سے اور اپنے ماں باپ سے اور اپنی اولاد سے
بھاگیگا اور فرمایا کہ قیامت کے دن دوست آپسمین دشمن ہوجاوینگے سوا ہے متقیون اور

پرہیزگار ہوں سکے غرض اس کلام سے یہہ ہو کہ جسقدر حقوق کہ بیان ہوئے آن سب مین تا
کوئی اسلام اور پرہیزگاری مین خلل ورا قوی ہوگا اوسکے واسطے محبت اور صلہ رحم
اس اور ساری ہوگا واللہ اعلم بالصواب ساتوین قسم بعض حقوق مین ایک وہ
حق ہے جو آدمی اپنے اختیار سے اپنے اوپر لازم کرلے اور یہہ حق حقوق اللہ مین بھی ہے
اور حقوق الناس مین بھی ہے اور ان دونو حقوق مین ہر ایک تین قسم ہو ایک یہہ کہ اوسکے
وجوب کا سبب معصیت ہو دوسرے یہہ کہ اوسکے وجوب کا سبب کوئی امر مباح ہو **فصل**
حق اللہ کہ جسکے وجوب کا سبب طاعت ہو سو نذر نیاز یا لعبادۃ ہو وہ دو قسم ہو ایک قسم
نذر عبادۃ مقصودہ یعنی ایسی عبادت کو اپنے اوپر لازم کرنا کہ اس جنس کی عبادت
کسی وقت مین فرض ہے جیسے نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج خواہ وہ نذر بلا شرط ہو یا
کسی نعمت دینی یا دنیوی کے اور شکر مین اوسکی حصول کے ساتھ مشروط چنانچہ کبھی
کہ اگر فلانا بیمار صحت پاوے یا فلانا شخص سفر سے آوے تو مین اتنے روزے رکھون یا
اسقدر نماز نفل ادا کرون سو ان دونو صورتون مین یعنی مشروطہ اور غیر مشروطہ مین
ایسی نذر کا وفا کرنا فرض ہے لیکن مشروطہ کی صورت مین بعد وجود شرط کے فرض ہے
فرمایا اللہ تعالی نے چاہیے کہ اپنی نذرین وافی ہو کہ پوری کرین دوسری قسم نذر
بالعبادۃ کی یہہ کہ عبادت غیر مقصودہ کی ٹھہرانا یعنی ایسی عبادت کو اپنے ذمہ پر لازم
کر لینا کہ وہ خود مقصود بالذات نہین چنانچہ کوئی نذر مانے کہ مین ہر نماز کو وضو تازہ

فائدہ ابن عساکر نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو قرابت نسبی کہ خسری اور دامادی ہو قیامت کے دن منقطع ہو جاویگی مگر میری قرابت نسبی اور دامادی منقطع نہو گی جاننا چاہئیے کہ اس سے مراد آنحضرت صلعم کی یہہ ہےہین کہ قرابتین سب مسلمانونکی منقطع ہو جاوینگی اور صرف میری ہی ذات پاک کی قرابت باقی رہیگی بلکہ مراد اس سے یہہ ہے کہ سب مسلمان میرے فرزند ہین سو انکا نسب اور صہر باقی رہیگا منقطع نہوگا اور کافرونکا منقطع ہوگا اور اس معنی اور مراد پر دو آیت کلام اللہ کی دلیل ہے کہ جسکا ترجمہ او معنی یہہ ہین فرمایا اللہ تعالی نے جو لوگ مسلمان ہوئے ہین انکی مسلمان اولاد کو بہشت مین انکے باپون کے مرتبے کے ساتھہ ہم ملا وینگے اور ملحق کرینگے اور باپون کے عمل مین سے کچھہ کم نکرینگے اور یہہ بھی اللہ تعالی نے فرمایا کہ مال اور اولاد کافرونکی کافرونکو ہمارے نزدیک نکرینگے مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے کام کئے انکے مال اور اولاد انکو ہمارے پاس اور نزدیک کرینگے اور کافرون کے حق مین فرمایا کہ قیامت کے دن کافرون کے نسب آپس کے درمیان مین اسباب ملاپ کے سب منقطع ہو جائینگے پس ان آیتون سے اور سوائے انکے اور بھی آیتون اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون مین نسب باقی رہیگا اور ایک دوسرے کو مفید ہوگا نسب قرابت کا بھی اور نسب دوستی وغیرہ کا بھی اور کافرونکو کچھہ فائدہ نہوگا حق تعالے نے فرمایا ہے قیامت کے دن آدمی اپنے بھائی سے اور اپنے ماں باپ سے اور اپنی اولاد سے بھاگیگا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب دوست آپس مین دشمن ہو جاوینگے سوائے متقیون اور

پرہیزگارون کے فرض بالکلام سے یہہ ہو کہ جسقدر حقوق کہ بیان ہوئی اُن سب مین جو
کوئی اسلام اور پرہیزگاری مین افضل اور قوی ہوگا اوسکے واسطی محبت اور صلہ رحم
احق اور اولی ہوگا واللہ اعلم بالصواب **ساتوین قسم** بعض حقوق مین ایک وہ
حق ہے جو آدمی اپنی اختیار سی اپنی اوپر لازم کرلے اور یہہ حق حقوق اللہ مین بھی ہی
اور حقوق الناس مین بھی ہے اور ان دونو حقوق مین ہر ایک تین قسم ہو ایک یہہ کہ اوسکے
وجوب کا سبب معصیت ہو دوسرے یہہ کہ اوسکے وجوب کا سبب کوئی امر مباح ہو **فصل دوم**
حق اللہ کہ جسکے وجوب کا سبب طاعت ہو سو نذر نیاز بالعبادۃ ہی وہ دو قسم ہو ایک قسم
نذر بعبادۃ مقصودہ یعنی ایسی عبادت کو اپنی اوپر لازم کرنا کہ اُس جنس کی عبادت
کسی وقت مین فرض ہے جیسی نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج خواہ وہ نذر بلاشرط ہو یا
کسی نعمت دینی یا دنیوی کے اور شکر مین یا اوسکی حصول کے ساتھہ مشروط چنانچہ کہی
کہ اگر فلانا بیمار صحت پاوی یا فلانا شخص سفر سی آوی تو مین اللہ اتنی روزی رکہون یا
اسقدر نماز نفل ادا کرون سو ان دونو صورتون یعنی مشروطہ اور غیر مشروطہ مین
ایسی نذر کا وفا کرنا فرض ہے لیکن مشروطہ کی صورت مین بعد وجود شرط کے فرض ہے
فرمایا اللہ تعالی نے چاہیے کہ اپنی نذرین جو مانی ہوئین پوری کرین دوسری قسم نذر
بالعبادۃ کی یہہ کہ عبادت غیر مقصودہ کی نذر مانا یعنی ایسی عبادت کو اپنی ذمہ پر لازم
کر لینا کہ وہ خود مقصود بالذات نہین چنانچہ کوئی نذر مانے کہ مین ہر نماز کو وضو تازہ

سو پورا کرو مگر سوا ایسی نذر کا پورا کرنا مستحب ہی واجب نہیں اور نذر بالمعصیۃ باطل ہے
یعنی کوئی کہی کہ اگر فلانا بیٹا شفا پاوی تو مین ناچ رنگ کراؤن یا ڈھول بجاؤن سو اس
نذر کی اصل ہی باطل ہے اسکا ادا کرنا کیونکر جائز ہو پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کسی گناہ
کے امر کو نذر ماننا جائز نہیں اور نذر ماننا کسی امر مباح کا بھی لغو ہی اور سوا حق تعالے کے
کسی نبی یا ولی یا کسی اور کی نذر ماننا گناہ اور شرک ہی **فصل** اور دوسرا حق حقوق
اللہ مین جو بندہ اپنی اختیار سے اپنے اوپر لازم کر لے وہ حق ہے کہ اسکے وجوب
کا سبب معصیت اور گناہ ہی جیسی حد مارنیکا سبب زنا کرنا یا شراب پینا یا کسیکو تہمت
زنا وغیرہ کی کرنا اور جیسی ہاتھہ کاٹنے کا سبب چوری کرنا اور کفارہ دینی کا سبب رمضان
شریف کا روزہ توڑ ڈالنا اور کسیکو خطا اور چوک سی قتل کرنا اور اپنی جورو کی کسی عضو
کو اپنی مان یا بہن وغیرہ محرمات کی اس عضو کے ساتھہ مشابہت دینا جسکا دیکھنا درست
نہو سو ایسی حق اللہ کا بھی ادا کرنا واجب ہے **فصل** اور تیسرا حق حقوق اللہ مین جو بندہ
اپنی اختیار سی اپنی اوپر لازم کر لے وہ حق ہی کہ اوسکے وجوب کا سبب کوئی امر مباح ہو
جیسی بعض اوقات مین کفارہ یمین کا سبب قسم کہا کر عہد شکنی کرنا اور قضا روزہ رمضان
کا سبب سفر اور مریض کو رمضان شریف کا روزہ نرکہنا سو کفارہ یمین کا اور قضا روزہ
رمضان کا ان دونو صورتون مین واجب ہی **فصل** اور حقوق العباد جو بندہ نے اپنی اختیار
سی اپنی اوپر واجب کر لیا وہ بھی تین قسم ہی ایک وہ حق العباد کہ سبب اوسکا طاعت ہو

جیسے ایفاء وعدہ چیز کا بسبب کسی سے وعدہ کرنا کہ مین تیرے ساتھہ فلانی نیکی کرونگا
سو ایسے وعدہ کا وفا کرنا واجب ہی اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قول وقرار کو پورا کرو
بیشک عہد شکنی کا سبب پوچھا جاویگا اور پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہی وعدہ کرنا
حکم قرض کا رکھتا ہی اس حدیث کو طبرانی نے حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہی
اور ابن عساکر نے حضرت علی رضہ سے یون روایت کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا وعدہ
کرنا حکم قرض کا رکھتا ہے ہلاکت ہی اُس شخص کو جو وعدہ کرکے پورا نکرے یہہ کلمات
آپ نے زبان مبارک سے تین بار فرمائے اور صحیحین مین ابوہریرہؓ سے منقول ہی کہ پیغمبر صاحب
صلعم نے فرمایا منافق کی نشانیان تین چیزین ہین اور صحیح مسلم نے اتنا اور زیادہ لکھا ہی کہ
اگرچہ نماز پڑہا کرے اور روزہ رکہا کرے اور اپنے تئین لوگونمین مسلمان کہا کرے ایک یہہ
کہ جب بات کہے جہونٹ کہے اور جب وعدہ کرے کبھی پورا نکرے اور جب کوئی چیز اوسکے
پاس امانت رکہی تو اوسمین سے چوری کرے اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ پیغمبر صاحب
صلعم نے فرمایا جس شخص مین یہہ چار چیزین ہون وہ پورا منافق ہی امانت کی چیزمین
چوری کرنا جہونٹ بولنا قول قرار کرکے عذر اور فریب کرنا جہگڑے قصے مین گالی بکنا
فصل اور دوسری قسم اُن حقوق الناس مین جو بندہ اپنے اختیار سے اپنے اوپر واجب
کرلے وہ حق ہی کہ سبب اُسکے وجوب کا کوئی امر مباح ہو جیسے بیع وغیرہ کہ بسبب خرید
وفروخت کے اور اجارہ دینے لینے کے اور بسبب عاریت اور امانت اور قرض لینے کے اور

بسبب نکاح اور خلع کے اختیار سے ہوا ہو پر لازم کر لیا ہس ادا کرنا ان سب حقوق کا فرض ہے بعد قبض قیمت کے مبیع کو مشتری کے سپرد اور حوالے کر دینا اور بعد نکاح کے اپنے تئین خاوند کے قبض اور اختیار مین چھوڑنا اور مبیع کی قیمت مالک کے حوالے کرنا اور قرض لیا ہوا قرضخواہ کو ادا کرنا اور مہر جورو کو اور مزدوری مزدور کو اور امانت اور ودیعت کی چیز مالک کو پھیر دینا اور سوا اسکے جو چیز کہ بندے نے اپنے اوپر اپنے اختیار سے واجب کر لی ہو ادا کرنا اوسکا واجب ہے حقوق اللہ مین جو کہ احتمال مغفرت کا رکھتے ہین انکا ادا کرنا اولی ہو اور ان حقوق کے تلف ہونے مین اور دیون کے ادا نہونے مین احتمال مغفرت کا ضعیف ہو رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہو کہ شہید کے سب گناہ معاف ہین مگر دین معاف نہین اس حدیث کو مسلم نے عبد اللہ بن عمر سے نقل کیا ہو اور صحیحین مین ابو ہریرہ سے منقول ہو کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا دیر کرنا ادائے دین مین بعد میسر ہونیکے ظلم ہے۔ ایک شخص کا جنازہ نماز کیواسطے پیغمبر صاحب صلعم کے پاس لائے آپنے پوچھا اس شخص پر کسیکا قرض تو نہین لوگون نے کہا نہین آپ نے اوسکی نماز پڑھی پھر ایک جنازہ اور آیا آپ نے پوچھا یہہ شخص کسیکا قرضدار تو نہین لوگون نے کہا ہے پھر آپ نے پوچھا اسنے کچھہ مال چھوڑا ہے لوگون نے کہا تین دینار چھوڑے ہین آپ نے اسکی بھی نماز پڑھی پھر ایک جنازہ اور آیا اوسکو بھی پوچھا کہ یہہ شخص مقروض تو نہین لوگونے عرض کیا اسپر تین دینار قرض ہین آپنے پوچھا اسنے کچھہ مال بھی چھوڑا ہے عرض کیا یا رسول اللہ

اسنے کچھ مال نہین چھوڑا آپ نے فرمایا اسپر تمہین نماز پڑھو ابو قتادہ نے کہا یا رسول
اللہ اسکا قرض مین ادا کرونگا آپ اسکی نماز ادا کیجئے تب آپ نے اوسپر بھی نماز پڑھی
تمام ہی سلسلہ مین الاکوم سے روایت کیا اور بغوی نے شرح السنة مین ابی سعید خدری
سے نقل کیا کہ ایک شخص کا جنازہ نماز کیواسطے پیغمبر صاحب صلعم کیحضور مین لائے آپنے پوچھا
اسپر کسیکا قرض ہے لوگون نے کہا ہی تو پھر آپ نے پوچھا کہ بقدر قرض کے اسنے کچھ
مال بھی چھوڑا ہے کہا مال تو کچھ نہین چھوڑا آپنے فرمایا کہ اسکی نماز تمہین پڑہو حضرت علیؓ
بول اوٹھے کہ یا رسول اللہ اسکا قرض مین نے اپنے ذمے پر لیا مین ادا کرونگا آپ نے اسکی
نماز جنازہ کی پڑہکر حضرت علی سے فرمایا تو نے اس مردہ کو قید سے چھڑایا اللہ تعالی تجھکو
قید سے چھڑائیو مسلم نے ابی قتادہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلعم اگر
مین خدا تعالی کی راہ مین ثواب کی امید پر کافرون کے مقابلے مین مارا جاؤن اور صبر
کرون اور سامنے سے منہ نہ پھیرون حق تعالی میرے گناہ بخشیگا یا نہین آپنے فرمایا
البتہ سب بخشیگا مگر قرض نہ بخشا جاویگا جبرئیل نے مجھسے ایسا ہی کہا ہے اور مہر کے
ادا کرنے کیواسطے حق تعالی فرماتا ہے کہ عورتون کا مہر خوشی دل سے ادا کرو یا مال حلال
بے شبہہ سے یا واسطے دیانت کے اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور ابو یعلی نے ابوہریرہ
سے اور طبرانی نے جابر سے اور حکیم اور ترمذی نے انس سے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم
نے فرمایا مزدور کی مزدوری اوسکا پسینہ سوکھنے سے پہلے ادا کرو اور صحیحین ابوہریرہ سے

مروی ہو کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جسوقت جورو کو اسکا خاوند اپنے پاس سونیکو بلاوے اور
جورو اوسکے پاس جانے سے انکار کرے پھر خاوند خفا اور ناخوش ہو کر اکیلا سو رہے تو صبح تک فرشتے
اُس عورت پر لعنت کرتے ہین ادائے امانت کے ادا کرنیکے مقدمہ مین حق تعالی نے فرمایا ہو کہ اللہ
تعالی تمکو حکم کرتا ہو کہ امانت کی چیزین اُنکے مالکون کے حوالے کر دو **فائدہ** اگر کوئی
شخص قرض لیکر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور میسر آنے سے پہلے مرجاوے تو امید ہو کہ اللہ
تعالی قیامت کے دن اوسکے قرضخواہونکو راضی کرکر اوسکو بہشت مین داخل کرے چنانچہ حاکم
نے ابی امامہ سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص معاملہ کرے اور قرض اوسکے ذمہ پر لازم
ہوا اور اوسکے دلمین ارادہ ادا کرنے قرض کا ہووے پھر وہ ادا کرنے سے پہلے مرجاوے تو
درگذر کریگا اللہ تعالی اُس سے اور اُسکے قرضخواہ کو کچھہ دیکر راضی کردیگا اور اگر اوسکے دلمین
ارادہ ادا کرنے کا نہووے اور مرجاوے تو اللہ تعالی قیامت کے دن اوسکے قرضخواہون کو
اُس سے عوض دلوادیگا اور طبرانی اور حاکم نے ابی امامہ سے یون بیان کیا ہو کہ آنحضرت صلعم
نے فرمایا جو شخص قرضدار مرے اور ارادہ قرض ادا کرنیکا رکھتا ہو تو اللہ تعالی قیامت کے
دن فرماویگا کہ مین اپنے بندہ کا حق اس سے لونگا پھر اوسکی نیکیان قرضوالیکو دلوادیگا اور
جو بر تقدیر اوس قرضدار کے پاس کچھہ نیکی نہوگی تو قرضوالیکے گناہ اور قرضدار پر رکھے
جاوینگے اور طبرانی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہو کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا قرض دو قسم ہے
جو شخص قرضدار ہوا اور نیت ادا کرنے کی رکھتا ہو تو مین اُسکا دلی ہون یعنی مین اسکو بخشادونگا

اور اللہ تعالی سی اسکا قرض ادا کروائیگا اور جو شخص قرضدار مرے اور ادا کرنیکا ارادہ
نرکھتا تھا تو اُسکی نیکیان قرض کے بدلے قرضخواہ کو دلوا دینگے اسواسطے کہ اُسدن درہم اور
دینار نہین آور ایسا ہی جابر ابن عبد اللہ نے بھی آنحضرت صلعم سے نقل کیا ہی **فصل** اور تیسرے
قسم اُن حقوق العباد مین جو بندہ اپنے اختیار سے اپنے اوپر واجب کرلے وہ حق ہو کہ
اُسکے وجوب کا سبب معصیت ہی جیسے کسیکی جان ناحق مارنا یا کوئی عضو کاٹنا یا کسیکا
مال چوری یا دغابازی یا زبردستی سے لینا یا گالی اور مارنے سے اور کسی اور طرح سے
کسیکی آبرو دور کرنا یا کسیکی غیبت کرنا سبب ہی وجوب تدارک مظلمہ اور استرضاء مظلوم کا
مظلوم کو بغیر راضی کئے ان حقوق کے تلف کرنے مین بخشش اور مغفرت ممکن نہین مگر شاذ و نادر
غرضکہ جبتک مظلوم کو راضی نکریگا چھٹکارا اور رہائی نپاویگا پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا
کہ نامہ اعمال تین قسم ہین ایک وہ کہ اوسکو حق تعالی کچھہ چیز نہین گنتا دوسرا وہ کہ اسمین
اُسمین سے کچھہ نہین چھوڑتا تیسرا وہ کہ اوسکو اللہ تعالی ہرگز نہین بخشتا سو نامہ اعمال
جسکو اللہ ہرگز نہین بخشتا وہ شرک ہی اور وہ نامہ اعمال جسکو اللہ کچھہ نہین گنتا سو وہ بندہ کا ظلم ہی اپنی
جانون پر نماز روزہ وغیرہ عبادات کی ترک کرنیکے سبب سے سو اللہ تعالی چاہی تو بخشدے اور وہ
نامہ جسمین سے حق تعالی کچھہ نہین چھوڑتا وہ بندونکا ظلم ہے آپسمین ایکدوسرے پر
اوسمین البتہ مقرر عوض اور قصاص ہوگا اس حدیث کو حاکم و احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے ثقہ سے بیان کیا ہی اور ایسی مضمون کی حدیث طبرانی نے سلمان سے اور بزاز نے انس سے روایت

کی ہی اور بخاری نے ابو ہریرہؓ سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جس شخص نے
کسی پر ظلم کیا ہو اوسکو لازم ہی کہ دنیا مین اُس مظلوم سے کچھہ دیکر یا جو عذر ہو سکے بخشوالے
کہ آخرت مین نہ درم ہو نہ دینار ہے اگر دنیا مین معاف نکراویگا تو قیامت کے دن ظالم کے
نیک عمل بقدر ظلم کے مظلوم کو دلوائے جاوینگے اور جو اوسکے نیک عمل نہونگے تو مظلوم
کے بد عمل اوٹھا کر ظالم پر رکھین گے اور مسلم و ترمذی نے لکھا کہ ابو ہریرہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر
صاحب صلعم نے یارون سے پوچھا کہ مفلس کسکو کہتے ہین عرض کیا کہ مفلس وہ ہے جو کچھہ
مال و متاع نرکھتا ہو حضرت صلعم نے فرمایا میری اُمت مین مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اس
حالت سے حاضر ہو کہ دنیا مین نماز روزہ زکوٰۃ سب ادا کیا ہو باوجود اسکے کسیکو گالی
دی ہو کسیکو تہمت زنا کی لگائی ہو کسیکا مال کہا لیا ہو کسیکو مارا ہو سو ان گناہون کے
بدلے اسکی ہر ایک نیکیان مظلومونکو دلوائی جاینگی پہر اگر اوسکی عمل نیک تمام ہو چکین گے
اور ابہی لوگون کا حق اسکی ذمہ پر باقی رہیگا تو اُن حقدارون مظلومون کے گناہ
اوسپر رکہین گے اور اوسکو دوزخ مین ڈالدینگے اور بزاز و طبرانی نے عمار سے روایت
کی ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہی کوئی شخص ایسا نہین جو دنیا مین اپنے غلام کو مارے گا
قیامت کے دن کو رابچہ ہی اور اُس سے عوض نلیا جاویگا اور بزاز و طبرانی نے ابو ہریرہؓ
سے بہی اسی مضمون کی حدیث نقل کی ہی اور حاکم نے سلمان اور سعد اور ابن مسعودؓ
وغیرہ سے ایسا ہی بیان کیا ہی اور ایسا ہی طبرانی نے ابی امامہ باہلی سے اور ابی بردہ

اور انس سے روایت کیا ہی اور ہناد نے ابراہیم نخعی سی نقل کیا ہی کہ انہون نے کہا کہ پہلے
لوگ صحابہ اور تابعین فرماتے تھی کہ اگر کوئی کسیکو کہی ای کتّا ای گدھی ای سوؤر یعنی خوک تو قیامت
کے دن اللہ تعالی اوس سی پوچھیگا کیا تو نے دیکھا تہا کہ مین نے فلانے کو کتّا یا گدہا یا
سوؤر پیدا کیا تہا فائدہ ظلم کرنا جیسا مسلمان پر حرام ہی ذمّی پر بھی حرام ہے اسواسطے کہ
اہل ذمہ سی پیغمبر صاحب صلعم نے عہد کیا ہی سو ذمّی پر ظلم کرنے سی عہد شکنی پیغمبر صاحب صلعم
کی لازم آتی ہی طبرانی نے واثلہ بن الاسقع سی نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو کوئی
ذمی پر زنا کی تہمت کریگا اوسکو قیامت کی دن آگ کے کوڑون سی حد مارینگے اور بیہقی
آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی کہ خبردار رہو جو کوئی ذمی پر ظلم کری یا اوسکی حق مین سے
کچھہ کم کرے یا اوسکو طاقت سی زیادہ تکلیف دے یا کوئی چیز اوسکی خلاف مرضی کے
لیوے تو مین قیامت کے دن اوسکی طرف ہوکر ظالم سی لڑون اور اسکا حق طلب کرون
فائدہ جانا چاہیئے کہ سوا شرک کے جو گناہ ہی اگرچہ کیسا ہی برا اور نہایت سخت ہو
اوسکی سزا کو انتہا ہی پس یہہ حدیثین جو مذکور ہوئین اُنکا مقتضا یہہ ہی کہ سب حق بندون کے
علی الخصوص زور اور ظلم کی چیز اور سوا اسکی جو مظالم ہین رایگان اور مہمل نہین چھوڑے
جاوینگے قصاص اور بدلہ اُن کا ضرور ہی ظالمون کے نیک عمل مظلومونکو دلوا دینگے پھر اگر
ظالمونکی نیکیان تمام ہو چکین گی اور مظالم باقی رہینگی تو مظلومون کے گناہ ظالمون پر رکھہ
کر دوزخ مین کرینگے پھر جسوقت زور اور ظلم اور حق تلفی کی سزا ظالمونکو ملیگی اور

پوری ہو جاویگی اگرچہ بعد مدت مدید کے ہو تب آخر کو بمقتضاے ایمان کے دوزخ سے
نکال کر بہشت مین داخل کرینگے کہ ایمان کی جزا بہشت ہی ہے ہمیشہ بہشت ہی مین رہیگا
امام بیہقی نے ایسا ہی لکہا ہے لیکن انسان کو لازم ہے کہ مظالم سے بچتا رہے اور اگر بتقدیر کسی
طرحکا ظلم صادر ہو تو بہر نوع دنیا مین مظلوم کو راضی کرے اسواسطے کہ کبہی مظالم کی شامت
سے ایمان بہی سلب ہو جاتا ہے نعوذ باللہ منہا حق تعالی صدور مظالم سے اپنی پناہ مین رکہے

؎ مباش درپے آزار وہرچہ خواہی کن ✤ کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست ✤

یعنی پیغمبر صاحب صلعم کی شریعت غرا مین مظالم کی برابر کوئی گناہ نہین **فائدہ** اگر کسیکے
ذمّے پر مظالم ہون اور اُنسے توبہ کرے اور آیندہ کو پرہیز کرے اور رد مظالم کا اور رضا
جوئی مظلومونکی مقدور سے باہر ہو اسصورت مین حق تعالی سے امید ہے کہ قیامت کے دن انکے دشمنون
کو اس سے راضی کروا دے اور حاکم و بیہقی نے اور سعید بن منصور نے انس سے روایت کی ہے
کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا دو شخص میرے امت کے اللہ تعالی کے سامنے آکر دو زانو
بیٹہہ جاوینگے پہر ایک کہیگا خداوندا میرا حق اس سے دلوادے پہر حق تعالی اُس دوسرے کو
فرماویگا کہ اسکا حق حوالہ کرو وہ کہیگا خداوندا میرے پاس تو کچہہ نیکی باقی ہی نہین رہی
تب اللہ تعالی مظلوم سے فرماویگا اب تو کیا کریگا اسکے پاس تو کچہہ نیکی نہین بچی تو وہ مظلوم
کہیگا یا الہی اگر اسکے پاس نیکی نہین رہی تو میرے گناہونکو یہہ اوٹہا لے جناب رحمت
عالمیان شفیع گنہگاران صلعم یہہ بات فرماکر رونے لگے اور فرمایا کہ وہ دن نہایت سخت ہوگا

ہر ایک آدمی اُنہگار ہی چاہیگا کہ کوئی شخص میرے گناہ اٹھالے لیکن قوم مین عذاب سے چھوٹن
بعد اسکی آنحضرت صلعم نے ارشاد کیا کہ پھر اللہ تعالی اُن مظلوم سے فرماویگا کہ اپنا سر اُٹھا کر بہشت
کیطرف دیکھ وہ شخص سر اُٹھاتے ہی دیکھیگا کہ بہشت مین شہر ہین بڑے عالیشان چاندی
سونے کے بنے ہوئے موتیون سے جڑے ہوئے [illegible] تب کہیگا یا الہی یہ پیغمبر یا صدیق یا شہید کیواسطے
ہونگے تب حق تعالی ارشاد فرماویگا جو کوئی ان شہرون کی قیمت دیگا اسکو ملینگے وہ
پوچھیگا خداوندا ایسا کون [illegible] ہے حق تعالی فرماویگا اسکی قیمت
تیری پاس ہے وہ بولیگا [illegible] الہی کیا چیز ہے حق تعالی فرماویگا کہ تو اپنا حق اپنے اُس
بھائی کو معاف کر دے تو یہ شہر تجھکو ملینگے وہ کہیگا بار خدایا مین اپنے حق سے گزرا اور
مین راضی ہوا حق تعالی فرماویگا اب اپنے اس بھائی کا ہاتھ پکڑ کر بہشت مین لیجا بعد اسکی آنحضرت صلعم
فرمانے لگے یارو خدا کے غضب سے ڈرو اور آپس مین صلح اور ملاپ رکھو اور خدا سے بہت ڈرتے رہو
اور دوسرے پر ظلم مت کرو کہ قیامت کے دن آپس مین صلح کرا دیگا [illegible] چاہیگا انمین
صلح کرادیگا نہین تو گناہ [illegible] ظلم کی عوض [illegible] اور طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب قیامت کے دن بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین داخل
ہوچکینگے تو ایک پکارنیوالا پکاریگا اے لوگو آپس مین صلح اور ملاپ کر لیا کرو ایک دوسرے کا حق آپس
مین معاف کر دو اور بخشدو تمہارے حقون کا بدلہ [illegible] امام غزالی رحمہ نے لکھا ہے کہ یہ
حدیثین اس شخص پر محمول ہین جو دنیا مین ظلم اور حق تلفیان کر کر توبہ کر چکا ہو اور آیندہ کو

گناہوں سے باز آویں وہ لوگ تو ابین ہین یعنی خدا کی طرف پہر جانیوالے کہ انکی شان مین اللہ تعالے
فرماتا ہے انہ کان للاوابین غفورا یعنی اللہ تعالے اُن لوگونکے گناہ جو اُسکی طرف رجوع کرتے ہین درگذر
بخشتا ہے قرطبی نے کہا کہ یہہ تاویل بہت خوب ہے اور حکم عام نہین اور جو حکم عام ہوتا تو کوئی
شخص ورنہی ہوتا سوال اگر کوئی شخص کسی پر کچھہ ظلم کر جاوے یا مال یا آبرو پر تو مظلوم
کو اُس سے بدلا لینا درست ہے یا نہین جواب اُسقدر اُسپر ظلم ہوا ہے اُسی قدر بدلا لینا درست ہے
زیادہ اُس سے حرام ہے اللہ تعالی فرماتا ہے [illegible] یعنی بدلا برائی کا اُس ظلم کی جسقدر ہوا
ہے بدلا چاہیئے کہ [illegible] اور ظالم سے بدلا لینا امر مباح ہے اور جو معاف کرے اور درگذر
کرے تو بہت بہتر اور نہایت خوب بات ہے اور اللہ تعالی کے یہان اُسکے صبر کا بڑا درجہ اور ثواب
ہے جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے [illegible] برابر اُس ظلم اور زیادتی کے جو تمپر ہوا ہے اور اگر چپ ہو
اور صبر کرو تو یہہ صبر کرنا صبر کرنیوالونکے لئے نہایت خوب چیز ہے اور صبر کر اے محمد اور تیرا صبر اللہ
ہی کی توفیق اور امداد سے ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ بدی کا بدلا تو وہی ہے جو اُسکی برابر کیا
جاوے پھر جو مظلوم معاف کرے اور بخشدے اور صلح کرے تو اُسکا ثواب البتہ ہے یعنی اللہ تعالے
اُسکی صلح اور [illegible] کی داد دیگا مقرر اللہ تعالے ظالمونکو دوست نہین رکہتا یعنی دشمن رکہتا ہے اور
جو کوئی اپنے ظلم کا بدلا اور معاوضہ لے تو اُسپر کچھہ گناہ اور مواخذہ نہین بلکہ مواخذہ تو انہی
پر ہے دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی جو لوگونکو ناحق ستاتے ہین اور بیموجب ملک مین فساد مچاتے ہین
اور لوگون کو ڈراتے ہین دکہہ کے مارے اور جو کوئی چپ رہے اور اپنے مظلمے سے درگذرے سو یہہ تو

بہت بڑی بات ہی احمد و مسلم نے اور ابوداود و ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ پیغمبر
خدا صلعم نے فرمایا جو دو شخص کہ آپسمین گالی گلوج اور بدگوئی کرتے تو وہ دونوں کی بدگوئی کا گناہ پہلے
ہی جسنے پہلی ابتدا کی ہی بشرطیکہ دوسرے نے زیادتی نکی ہو یعنی جسقدر شروع کرنیوالے نے کہا
تھا اوسیقدر اوسنے بھی کہا ہو اور جو زیادہ کہیگا تو اوس زیادتی کا گناہ اوسپر ہوگا اور
احمد و بخاری نے ادب مین بسند صحیح عیاض بن حماد سے نقل کیا ہی کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی دو
شخص جو آپسمین بدگوئی کرتے ہین دونو شیطان ہین آپسمین کلام باطل کرتے ہین اور جھوٹ
بولتے ہین اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ نیکی و بدی یکسان نہین ہی سو جو کوئی تجھسے برا کرتا ہو تو
بدی کیون اختیار کرے تو بدی کو نیکی کے سبب دفع کر یعنی اگر کوئی تیرے ساتھ بدی کرے تو تو
اوسکے عوض مین نیکی کر تیری نیکی کرنے سے اوسکی بدی برطرف ہو جائیگی اگر تو ایسا ہی کریگا تو جو کوئی
تیرے ساتھ دشمنی رکھتا ہوگا سو دوست یکرنگ در قریب ہو جائیگا اور اس صفت کو تو جو لوگ صابر
ہین وہی اختیار کرتے ہین اور اس چال کو وہی لوگ سیکھتے ہین جنکا اللہ تعالی کیطرف سے بڑا نصیب
ہی اور اگر تیرے دل مین شیطان کیطرف سے ایسا وسواس آوے کہ تجھکو اوس نیک عمل سے باز رکھے تو
اللہ تعالی کی جناب پاک مین پناہ ڈھونڈھ مقرر یہ بات ہی کہ اللہ تعالی سب سنتا جانتا ہی وہ تجھکو
پناہ دیگا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے کئی غلام ہین کہ مجھکو جھوٹ کہتے ہین اور میرا
مال چراتے ہین اور کہنا نہین مانتے مین اونکو مارتا ہون گالی دیتا ہون سو میرا کیا حال
ہوگا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اونکا تجھکو جھٹلانا اور چوری اور نافرمانی تیری گالی اور مار کے

ساتھ حساب کیا جاویگا پہر اگر تیری گالی اور مار اونکی گناہ سے کم ہوگی تو تجکو فضیلت ہوگی اور جو برابر
ہوگی تو نہ عقاب اور گناہ برابر ہوجاویگا تو نہ اور وہ غلام دونو برابر ہونگے اور جو تیرا عقاب انکی گناہ سے
زیادہ ہوگا تو تجہہ سے عوض لیا جاویگا یہہ بات سنکر وہ شخص نالہ وزاری کرنے لگا آپنے
فرمایا کیا تو نے کلام اللہ نہیں پڑھا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ہم قیامت کے دن عدل کی ترازو
رکھینگے پہر کسی شخص پر کچھہ ظلم نہوگا اور نہ اونکا حق کم کیا جاویگا اور اگر کسی نے رائی کے دانہ برابر ظلم کیا
ہوگا اوسکو بہی لا دینگے اور ہم حساب کرنیکو بہت ہیں تب اوس شخص نے کہا یا رسول اللہ اب میں ان
غلاموں کیلئے سوای اسکے کہ جدا کروں اور بہتر علاج نہیں پاتا یا رسول اللہ میں آپکو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے
سب کو آزاد کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت
کیا ہے [illegible] جزا اللہ [illegible] اگر مردی احسن الی من اسا یعنی اگر کوئی شخص کسی
کو برائی پہنچاوے تو اوسکا بدلا دینا کچھ مشکل نہیں مردانگی یہہ ہے کہ بدی کے بدلے میں نیکی کرے تذییل
حسن خلق اور بدی کی تعریف میں اور [illegible] میں تذییل کہتے ہیں ایک چیز کو دوسری
چیز کا بیان کرنے کو یہہ معنی لغوی ہیں اور اہل زبان کی اصطلاح میں یہہ کہ جس بات کا بیان
کرنا غرض اصلی تہا اوسکو بیان کرکے دوسری اور بات جو اوس مقام کے مناسب ہے اوسکو
بہی اوسکے ذیل میں بیان کر دینا اب جاننا چاہیے کہ حق تعالی نے اپنے رسول مقبول صلعم کی
شان والا میں فرمایا مقرر تو بہت بڑے خلق پر ہے یعنی تیری خو اور عادت بہت اچھی
ہے اور فرمایا پس جو رحمت خدا کی ہے اوس سبب سے تو لوگوں پر نرم دل ہے یعنی رحیم اور

کریم ہے اور اگر تو بدخو اور سخت دل ہوتا تو لوگ تجھ سے جدا ہو جاتے سو تو انکی تقصیرین
معاف کر اور جو کچھ خطا کرین تو تو انکے واسطے حق تعالی کی جناب مین مغفرت کی دعا مانگ
اور ہر کام مین انکے ساتھ صلاح اور مشورہ کر لیا کر اور حق تعالی اپنے خاص بندونکے حق مین
فرمایا ہو خاص بندے خدا کے وہ ہین جو زمین پر آہستہ نرمی سے چلتے ہین اور جب جاہل لوگ ان سے
جہالت کی بات بولتے ہین وہ لوگ انکے جواب مین ایسی بات کہتے ہین جو ایذا اور گناہ سے
بچا ہو اور مسلم نے جریر سے روایت کیا ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی نرمی سے محروم
ہوا وہ [illegible] سب چیزون سے محروم ہوا اور بخاری نے عبد الله [illegible]
پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہے [illegible] زیادہ [illegible] اور [illegible] لوگ [illegible]
[illegible] اور ترمذی مین منقول ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا [illegible] زیادہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا بیشک
[illegible] درجہ پاتا ہے تمام رات کی نماز پڑھنے
[illegible] دن کے روزہ رکھنے [illegible]
[illegible] نقل کیا ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا [illegible] اخلاق [illegible]
[illegible] حسن خلق [illegible] اگر تمکو الله تعالی نے [illegible]
[illegible] ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص حق تعالی کے
واسطے کسیکے ساتھ تواضع اور فروتنی کرتا ہے حق تعالی [illegible] مرتبہ بلند فرماتا